إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو سلام کے طریقہ پر (سورۂ احزاب ۵۶)

مختصر فضائلِ درود شریف

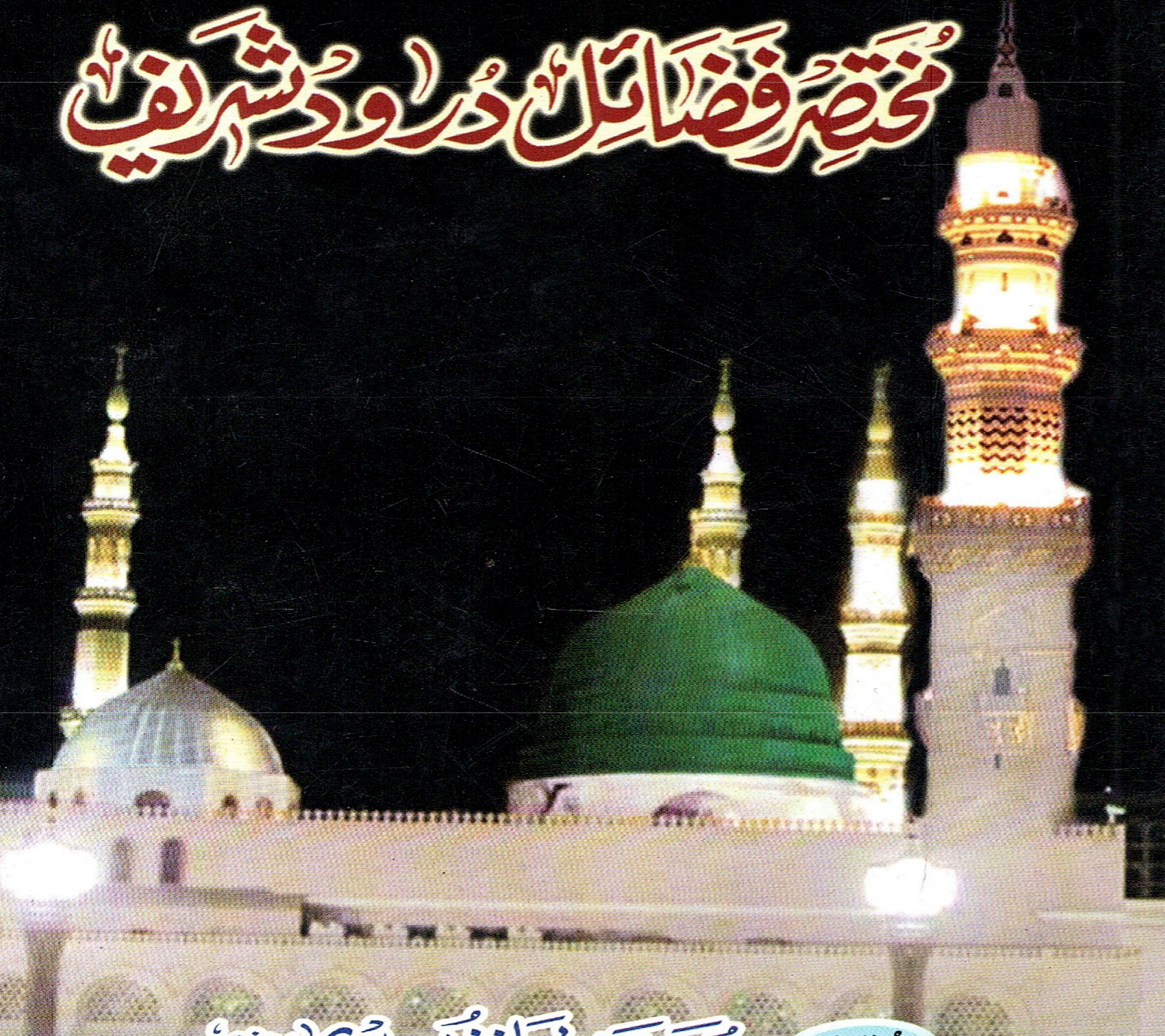

مرتب **محمد ایاز زبیری** عفی عنہ

خلیفۂ مجاز قطب العارفین مخدوم العلماء حضرتِ اقدس **صوفی محمد اقبال** صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

نور حراء
noorhiraislamicbooks.com

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۚ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو سلام کے طریقہ پر

(سورۂ احزاب ۵۶)

مُختصر فضائلِ دُرُود شریف

مُرتب

مُحمّد ایاز زُبیری عفی عنہٗ

خلیفۂ مجاز

قُطبُ العارفین مخدومُ العلماء حضرتِ اقدس

صوفی مُحمّد اقبال صاحب مُہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ

اس کتاب کے
جملہ حقوق محفوظ نہیں کیے گئے ہیں

بغیر کسی تبدیلی کے
اشاعت کی عام اجازت ہے

کتاب : مختصر فضائلِ درُود شریف
مُرتب : محمد ایاز زُبیری عفی عنہ
ضخامت : ۷۸ صفحات
ناشر : مکتبہ مدنیہ

أسماء النبي الكريم ﷺ

سيدنا ﷺ — مولانا ﷺ

محمد ﷺ

حبيب الله ﷺ الشافع ﷺ المشفع ﷺ المبين ﷺ قاسم ﷺ المجتبى ﷺ الأول ﷺ خاتم الأنبياء ﷺ سيد المرسلين ﷺ سيد الكونين ﷺ رسول الثقلين ﷺ إمام الأنبياء ﷺ الشهيد ﷺ المبشر ﷺ الحاشر ﷺ النور ﷺ المنير ﷺ رسول الله ﷺ

البشير ﷺ النذير ﷺ القوي ﷺ العفو ﷺ الماحي ﷺ الخاتم ﷺ العاقب ﷺ الصادق ﷺ المرتضى ﷺ صاحب الوسيلة ﷺ الحق ﷺ الشكور ﷺ الظاهر ﷺ الحليم ﷺ الرشيد ﷺ الجواد ﷺ الهادي ﷺ

الطاهر ﷺ السراج ﷺ المختار ﷺ المصلح ﷺ صاحب اللواء ﷺ صاحب الكوثر ﷺ صاحب المعراج ﷺ المهيمن ﷺ المتوكل ﷺ يس ﷺ الكريم ﷺ

المصطفى ﷺ طه ﷺ المتين ﷺ مفتاح الجنة ﷺ مفتاح الرحمة ﷺ صاحب السلطان ﷺ العزيز ﷺ الفاتح ﷺ الأمين ﷺ الرؤوف ﷺ الرحيم ﷺ

المحمود ﷺ صاحب التاج ﷺ رحمة للعالمين ﷺ الحامد ﷺ أحمد ﷺ

حبيبنا ﷺ — شفيعنا ﷺ

قال النبي ﷺ لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين

قال الإمام الحافظ ابن تيميه رحمه الله : فقيام المدحة والثناء عليه والتعظيم والتوقير له ﷺ قيام الدين كله وسقوط ذلك سقوط الدين كله

مراجع : الرياض الأنيقة في شرح أسماء خير الخليقة ﷺ للحافظ السيوطي ، تذكرة المحبين في أسماء سيد المرسلين ﷺ لأبي عبدالله محمد بن قاسم الرصاع

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
1	تقریظ	1
4	عرض مرتب	2
6	قرآن مجید میں درود شریف کا حکم	3
7	فضائل	4
10	درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں	5
13	درود شریف پڑھنے کے مواقع اور اوقات	6
14	مسائل اور آداب	7
17	بے ادبی اور گستاخی کی سزا	8
19	درود شریف کی کثرت کی تعریف	9
20	کثرت درود شریف اور موت کی یاد سے متعلق ایک وضاحت	10
21	جمعہ کے روز کثرت درود شریف اور قبولیت دعا	11
23	خاص اوقات کے لئے خاص درود شریف	12
23	روضہ اقدس پر حاضری کے وقت	(i)
24	80 (اسی) سال کے گناہوں کی معافی	(ii)
24	فقر و فاقہ دور کرنے کے لئے	(iii)
25	شفاعت کا واجب ہونا	(iv)
26	ثواب کی کثرت	(v)
26	ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے	(vi)

(vii)	**درود تنجینا**	26
(viii)	درود دلائل الخیرات	28
(ix)	درود ناریہ	29
(x)	درود شفاء	30
(xi)	جہنم سے نجات	31
(xii)	درود مغفرت	31
(xiii)	بہترین تعریف اور افضل درود	32
(xiv)	فرض نماز کے بعد	32
(xv)	مال کی زیادتی اور برکت کے لئے	33
(xvi)	سب سے بڑا اور شیریں تر فائدہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کا ہو جانا	34
(xvii)	حضور اقدس ﷺ کی زیارت کے لئے درود شریف	35
13	درود شریف کے ورد کا خاص طریقہ	36
14	حضور اقدس ﷺ سے تعلق والی اشیاء سے توسل حاصل کرنے کی برکت	37
16	نقش نعل مبارک	37
17	طریق توسل	37
18	بعض خواص نعل شریف	38
19	ضروری عرض اور تنبیہ	38
20	قصیدہ بردہ شریف	39
(i)	فضائل قصیدہ بردہ شریف	40
(ii)	قصیدہ بردہ شریف	41
21	چہل حدیث شریف درود و سلام	59
23	نعت شریف	70

تقریظ

از: حضرت مولانا محمد سہیل صاحب دامت برکاتھم

(خلیفہ مجاز حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ)

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ

اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں ایمان عطا فرمایا اور ایمان کی تکمیل محبت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ، یعنی ایمان والے اللہ جل شانہٗ کی محبت میں سب سے زیادہ پکے ہوتے ہیں اور حدیث پاک میں ہے لا یؤمن احد کم حتیٰ یکون اللّٰہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ، یعنی تم میں سے کوئی بھی کامل ایماندار نہیں جب تک اللہ ورسول ﷺ اس کو تمام ماسوا سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

ایسی محبت کا دعویٰ تو ہر مسلمان کرسکتا ہے لیکن محبت کے لئے دو علامتیں ضروری ہیں جن کے بغیر محبت کا دعویٰ نہ عقلاً معتبر ہے نہ عرفاً اور نہ شرعاً۔ ایک اطاعت محبوب ہے اور دوسری علامت کثرت یادِ محبوب ہے۔ اطاعت میں کمی ہو تو بھی محبت میں کمی ہے اور یادِ محبوب میں کمی ہو تو بھی محبت میں کمی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں جا بجا اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم ہے اور اللہ جل شانہٗ کے ذکر کی کثرت کا بھی حکم ہے مثلاً:

واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین ۔ (الانفال)

ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (الاحزاب ۷۱)

یاایھا الذین امنوا اذکروا اللّٰہ ذکراً کثیرا (الاحزاب)

واذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون (سورۃ الجمعہ)

اور اللہ کریم نے اپنے حبیب ومحبوب ﷺ کے ذکر مبارک کے لئے ایک عجیب اور

شاندار تمہید اختیار فرمائی، ارشاد فرماتا ہے۔

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی ط یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما o (الاحزاب 56)

یعنی بے شک اللہ جل شانہٗ اپنی شان کے مطابق اور اس کے فرشتے دوام کے ساتھ درود بھیجتے ہیں نبی کریم ﷺ پر، اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام بھیجو۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مالکِ عرش جل شانہٗ دوام کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کا ذکر مبارک اپنی شان کے مطابق فرماتے ہیں اس کے معصوم فرشتے بھی دوام کے ساتھ ان کا ذکر کرتے ہیں اور ایمان والوں کو بھی اس سعادت میں شریک کیا گیا اور درود وسلام کا حکم دیا گیا۔

درود قلب میں پیدا نکھار کرتا ہے
خزاں کو نازش فضل بہار کرتا ہے

درود پڑھیے پیغمبر کی ذات اقدس پر
یہ کام وہ ہے جو پروردگار کرتا ہے

''درود شریف'' ذکر اللہ بھی ہے، ذکر حبیب ﷺ بھی ہے، اللہ جل شانہٗ کے ذکر کے فضائل بھی اس سے حاصل ہوتے ہیں اور اللہ کے حبیب ﷺ کے ذکر کے فضائل بھی۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر دس گناہ معاف ہوجاتے ہیں، دس درجے بلند ہوجاتے ہیں، دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اللہ پاک کی دس رحمتیں درود پڑھنے والے پر نازل ہوتی ہیں اور اس کا عظیم ترین ثمرہ یہ ہے کہ یہ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کو کامل کرنے کا ذریعہ ہے اور محبت کامل ہونے سے ایمان کامل ہوتا ہے۔

درود شریف کے سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سب سے مقبول کتاب

''فضائل درود شریف مؤلف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ ہے''۔

چونکہ سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر مبارک کی ترغیب و تبلیغ بھی بہت بڑی سعادت ہے جس میں حصہ لینے کی غرض سے محترم ایاز زبیری صاحب (خلیفہ مجاز حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ) نے مذکورہ بالا کتاب سے چند فضائل و برکات منتخب کئے اور مزید کچھ کتابوں سے بھی اضافے کر کے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے، اللہ جل شانہٗ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور اس رسالے کو اپنی رضا و محبت اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت اور ظاہراً باطناً ان کی اتباع کا ذریعہ فرمائے (آمین) کیوں کہ محبت کے لئے یادِ محبوب کے ساتھ اطاعت محبوب بھی ضروری ہے بقول حضرت ذکی کیفی رحمہ اللہ۔

اس جان جاں کا نام لبوں پہ ہے
دل آشنا ہے عالم کیف و سرور سے

فیضان عام ساقیِ کوثر کا دیکھئے
ہم بے پیئے ہیں مست شراب طہور سے

اس کا اثر اگر میرے کردار میں نہ ہو
کیسے کہوں مجھے ہے محبت حضور سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا و شفیعنا محمد و اله و صحبه وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

عرضِ مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی افضل الانبیاء امام الانبیاء والاتقیاء سیدنا وحبیبنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ! الحمد للہ الذی بنعمتہٖ تتم الصالحات ۔ اللّٰھم لک الحمد کلہ ولک الشکر کلہ

اللہ جل شانہ کے ہم مسلمانوں پر لاتعداد انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام درود شریف کی صورت میں دیا گیا ہے تاکہ لوگ درود پاک کے وسیلے سے اللہ جل شانہ اور اس کے محبوب نبی کریم ﷺ سے رابطہ و تعلق قوی رکھیں ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے امت پر لاتعداد احسانات اور شفقتیں ہیں کہ اگر ہم ہمہ وقت درود وسلام پڑھنے کا اہتمام بھی کرلیں تو بھی حق ادا نہیں ہوسکتا ۔

اللہ جل شانہ نے ہر دور میں اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کی شان مبارک اور نام مبارک کو بلند رکھا ہے اور قیامت تک رکھے گا ۔ اپنے نام کے ساتھ ساتھ کلمہ طیبہ میں نماز میں اور ہر ہر موقع پر جہاں بھی اللہ جل شانہ کا نام لیا جاتا ہے وہاں اس کے محبوب نبی کریم ﷺ کا بھی نام لیا جاتا ہے، ورنہ بغیر حمد وثناء اور مدح رسول کے کتب بھی ادھوری ہیں اور وہاں بیان بھی نامکمل و ناقص ہوگا جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد آپ ﷺ کا ذکر نہ ہو ۔

اسی طرح ہر دور میں دینی لحاظ سے جس بات کی مسلمانوں میں ضرورت یا کمی ہوتی ہے تو وہ بات اس وقت کے علماء وصالحین پر کشف یا الہام کے ذریعے سے القاء کردی جاتی ہے کہ اس موضوع کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا جائے ۔ چنانچہ یہ حضرات تحریر وتقریر اور بیان کے ذریعے سے لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں ۔

اس دور میں درود شریف کے ورد سے لوگوں کی بے رغبتی بڑھتی جارہی ہے اور پڑھنے کا اہتمام ختم ہوتا جارہا ہے یا جو حضرات پڑھنے کا تو اہتمام کرتے ہیں مگر بے ادبی کی وجہ سے محروم ہوجاتے ہیں، ان وجوہ کی وجہ سے راقم کے دل میں یہ خیال بیدار ہوا کہ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا جائے تاکہ وہ درود شریف کی کثرت سے آپ ﷺ کی محبت پیدا کرسکیں اور آپ ﷺ کی شدید محبت ایمان کامل کے لئے لازم ہے اور جیسا کہ

حدیث شریف میں آیا ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"

اس کیفیت کے حصول کے بعد اتباع سنت اور اللہ جل شانہ کی اطاعت اور قرب و معرفت میں ترقی یقینی ہے۔ زیر نظر رسالہ بھی اس سلسلہ کی ادنیٰ سی کوشش ہے۔ بندہ کوئی عالم نہیں مگر اس نا کارہ پر اللہ پاک کے فضل وکرم اور اس کے محبوب نبی کریم ﷺ کی توجہات عالیہ کی برکت سے اور میرے شیخ سیدی و مرشدی حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل اس مختصر رسالہ کو مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو میرے لئے، والدین اور علماء و مشائخ، قارئین اور پوری امت مسلمہ کے لئے مغفرت، ذخیرہ آخرت، نجات اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بنا دیں اور اپنی اور اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کی رضا بھی نصیب فرمادے۔ (آمین)

محمد ایاز زبیری (عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''قرآن مجید میں درود شریف کا حکم''

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ سورۃ احزاب ۵۶

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو سلام کے طریقے پر)

فائدہ: جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ (پابندی) مدینہ منورہ میں پہنچے اور حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ کو ایک مرتبہ اور اس کے بعد یہ درود شریف **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ** (۷۰) ستر مرتبہ پڑھے گا۔ تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے خدا کی رحمت تجھ پر بھی ہو اے فلاں، تیری حاجت رد نہیں کی جائے گی۔ (القول البدیع ص ۴۱)

فائدہ: حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام علیہ السلام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی بیان فرمائیں، اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی ذکر فرمائے لیکن کسی حکم یا اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم ﷺ کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف فرمائی اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو حکم فرمایا، اے ایمان والو! اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو تم بھی ان پر درود بھیجو، اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ رب العزت کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی بھی شرکت ہے۔

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ
بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

یعنی ان پر تو اللہ جل جلالہٗ خود درود شریف بھیجتے ہی ہیں، اسی سے ان کا خصوصی کمال ظاہر ہو گیا۔

اس آیت میں جیسی شاندار تمہید اور جس اہتمام کے ساتھ اہل ایمان کو صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت وعظمت ہے اور وہ کیسا محبوب عمل ہے۔

آگے درج ہونے والی حدیثوں سے معلوم ہوگا کہ اس میں اہل ایمان کے لئے کس قدر خیر کتنی رحمت اور کتنی برکات ہیں۔

فضائل

۱۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے جسد مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرۂ مبارک کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا کھولا اور آپ ﷺ کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی! اللہ جل شانہ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہ کرے ایک موت جو آپ ﷺ کے لئے مقدر تھی وہ آپ ﷺ پوری کر چکے۔ (بخاری)

۴۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والا حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اسکے بیٹے اور پوتے متفع ہوتے ہیں اور وہ بھی متفع ہوتا ہے جس کو ایصال ثواب کیا جائے۔

۵۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ کے بدنِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی، اور اسی پر اجماع ہے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہوگا۔

۷۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ مؤثر وکارآمد ہے اور حضور ﷺ پر سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنا سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

۸۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس

لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے گناہوں کا کفارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔

۱۰۔ ایک حدیث شریف میں فرمایا نبی اکرم ﷺ نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس (۱۰) رحمتیں نازل فرماتے ہیں اس کے دس (۱۰) گناہ معاف ہوتے ہیں، اور اس کے دس (۱۰) درجے بلند ہوتے ہیں، اور دس (۱۰) نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

۱۱۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتہ اس کو مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں ابن فلاں ایسا ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے۔

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو بندہ مجھ پر ایک (۱) دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہٗ اس پر (۱۰) بار درود بھیجتے ہیں''۔

فائدہ: اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (۱۰) دس بار رحمتیں نازل ہوں۔ ''پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ مرتبہ درود شریف کا معمول ہو۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس (۱۰) دفعہ درود بھیجوں گا، اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشک قیامت میں ہر موقعے پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے۔

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص (۱۰۰) سو بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی (۱۰۰) سو حاجتیں پوری فرمائیں (۳۰) تیس دنیا کی، باقی آخرت کی۔

۱۶۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص درود بھیجے (یعنی لکھے) مجھ پر کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

فائدہ: کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابرین ومحدثین جنہوں نے متعدد کتب تالیف فرمائیں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مرتبہ حضور اقدس ﷺ پر درود تحریر فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ ان تمام حضرات کے درجات عالیہ مزید بلند فرمائے اور ان پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے۔

۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (بواسطہ فرشتوں کے)

۱۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دُعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک چوتھائی، حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے، اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے سارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۹۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم از کم مقدار (۳۰۰) مرتبہ ہے اور حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے متوسلین کو (۳۰۰) تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے۔

۲۰۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین (۳) آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے، دوسرا وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے، تیرے وہ شخص جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

۲۱۔ ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس (۱۰) بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس (۱۰) بار درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر (۱۰۰) سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر سو (۱۰۰) بار درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کی پیشانی پر بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ، اور

بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں، (یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے) اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کرتے ہیں، اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس درود شریف کو میری قبر میں مجھ تک اس طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔ (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

۱۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے، جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے درجے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب تیسرے درجے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب آپ خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب میں نے پہلے درجے پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکیں تو میں نے کہا۔ آمین (بخاری)

فائدہ: اس حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ۳ بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔ اول حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر اس پر

آپ ﷺ کی آمین نے جتنی سخت بد دعا بنادی وہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان برائیوں سے محفوظ رکھے، ورنہ ہلاکت میں کیا تر دد ہے۔

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے آخر میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخیل، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بخیل کون؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔

۵۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

فائدہ: یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا تر دد ہے جو نبی کریم ﷺ کے اتنے احسانات پر بھی آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی کریم ﷺ پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اس پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا ان کو عذاب دے۔ (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے)

۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور ﷺ پر درود کے بغیر اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کہ سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اٹھے ہوں۔

۸۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے امت پر بہت احسانات ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین ﷺ ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ آیت یہ تھی۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

(۱۱۸ سورۃ مائدہ)

ترجمہ: اگر آپ ان کو عذاب دیں تو پس بے شک وہ آپ کے بندے ہیں، اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں تو پس بے شک آپ عزت والے اور مہربان ہیں۔

امت کی بخشش اور اس کے لئے دل سوزی کی روایات بہت ہیں۔

خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

(سورۃ توبہ ۱۲۹)

ترجمہ: ''بھاری ہے اُس پر (رسول ﷺ پر) جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

ایسے محسن اعظم نبی رحمت ﷺ پر درود بھیجنے میں بخل اور کوتاہی تو بڑی ہی بے مروتی کی بات ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کی شان میں ادنی بے ادبی بھی گوارا نہیں جس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ

ترجمہ: (اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔)

فائدہ: حبط اعمال کی وعید اس قدر سخت ہے کہ یہ سزا مرتد کے لئے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے ایمان واعمال کی کامل حفاظت فرمائے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی کے تصور سے بھی حفاظت فرمائے۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن بسیر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں حتیٰ کے اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضور ﷺ پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو۔ یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے، پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔

درود شریف پڑھنے کے مواقع اور اوقات

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھے۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دعا ایسی نہیں کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو۔ یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے، اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے۔ ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔

۳۔ جب بھی نام مبارک (آپ ﷺ) کا زبان پر آئے یا کان سے سنے تو درود شریف کا ورد فوراً شروع کر دے۔

۴۔ تمام دعاؤں کے اول وآخر اور درمیان میں درود شریف پڑھے تاکہ دعا رد نہ ہو اور قبول ہو جائے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو۔ اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس (۱۰) بار درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلے کی دُعا کیا کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں، پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلے کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

۶۔ علامہ سخاوی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور ﷺ پر درود شریف بھیجا کرو اور حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود وسلام بھیجتے (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے:

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود وسلام بھیجتے اور فرماتے: **اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک**۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے **بسم اللہ اللھم صلی علی محمد** اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے۔ **بسم اللہ**،

اللھم صلی علی محمد۔ (فضائل درود)

صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہے۔ (المستدرک للحاکمؒ)

۷۔ بوقت وضو درود شریف پڑھے تو اس وضو کا ثواب کامل (پورا) ہو جائے گا۔

۸۔ جب مدینہ منورہ کی حد شروع ہو جائے تو اس وقت سے مسلسل درود شریف پڑھتا رہے۔

۹۔ آپ ﷺ کے تبرکات کی زیارت کے وقت بھی کثرت سے درود شریف پڑھے۔

۱۰۔ تسمیہ و تمہید سے کتب و رسائل کی ابتداء کر کے پھر درود شریف بھی لکھے۔

۱۱۔ کسی بھی مجلس میں اٹھنے سے پہلے درود شریف پڑھے۔

۱۲۔ آفات اور بلاؤں کے دور کرنے کے لئے بھی درود شریف اہتمام سے پڑھنا چاہیئے۔

۱۳۔ تہجد کے وقت جب بھی آنکھ کھلے۔

۱۴۔ وبائی امراض کو دور کرنے کے لئے۔

۱۵۔ سید الانبیاء ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت کثرت سے درود و سلام پیش خدمت کرے۔

مسائل اور آداب

۱۔ ساری زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ (اوجز المسالک)

۲۔ ایک مجلس میں آپ ﷺ کا نام کئی بار آئے تو ایک بار واجب اور اس کے بعد مستحب ہے۔

۳۔ بغیر وضو کے بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ لیکن باوضو اور قبلہ رخ ہو کر پڑھنا نور علی نور ہے۔ (زاد السعید) اور وضو کرتے وقت بھی یہ تصور کرے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی بغیر وضو کے نہیں رہتے تھے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔

۵۔ اگر کسی تحریر میں نبی کریم ﷺ کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیئے۔ علماء نے اس بات کو مستحب لکھا ہے۔ کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے۔ اور پورا درود شریف لکھے۔ کاہلوں اور جاہلوں کی طرح صلعم یا جیسا کہ آج کل انگریزی میں S.A.W لکھ دیتے ہیں تو ان الفاظ پر قناعت کر کے ثواب سے محروم نہ ہو۔

۶۔ اگر ایک مجلس میں کئی مرتبہ آپ کا پاک نام ذکر کیا جائے تو ایک بار درود پڑھنا واجب اور پھر مستحب ہے۔ (در مختار)

۷۔ خطبے کے دوران جب خطیب وہ آیت شریفہ پڑھے جس میں درود وسلام کا حکم ہے یا حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک آجائے تو زبان جنبش نہ دے بلکہ دل سے درود شریف پڑھ لے۔ (درمختار)

۸۔ ہر انسان کو لازم ہے کہ اپنے دل و بغض وحسد و عجب اور تعصب سے پاک وصاف کرے اور جیسا کہ حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تکبر ام الامراض ہے یہ دور ہو جائے تو تمام امراض سے ہی خلاصی ہو جائے گی۔

۹۔ اللہ جل شانہ، اور اس کے محبوب نبی حضور اقدس ﷺ کی درگاہ میں عجز پسند ہے، اس لئے قرآن مجید، درود شریف اور ذکر اللہ میں یہ نیت کر کے پڑھے کہ اس پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے تمام رزائل سے پاک کر دے اور اپنی رضا عطا فرمادے۔

۱۰۔ نماز میں بجز آخری تشہد کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

۱۱۔ پاک وصاف کپڑے اور خوشبو کا بہت اہتمام کرے کہ حضور اقدس ﷺ ساری عمر شریف خوشبو کا اہتمام فرماتے تھے اور آپ ﷺ جس جگہ سے گزرتے تھے بعد کو گزرنے والے اس راہ کو خوشبو سے مہکتا ہوا پاکر سمجھ لیتے تھے کہ حضور ﷺ کا ابھی اس کوچہ سے گزر ہوا ہے۔ اگرچہ یہ کہ خود حضور اقدس ﷺ کے بدن مبارک سے خوشبو مہکتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی خوشبو (عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو) حضور ﷺ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ نہیں سونگھی۔

۱۲۔ مسواک کر کے دانتوں کو اچھی طرح صاف کرے بلکہ مسواک کا تو ویسے بھی ہمہ وقت اہتمام کرنا سنت[1] ہے۔

۱۳۔ پوری کوشش کریں کہ ہمیشہ باوضو، قبلہ رخ اور بحضور قلب پڑھیں اور اگر کوئی عذر ہو تو تیمّم کرلے تاکہ طہارت پوری ہو جائے۔

۱۴۔ بغیر وضو کے آنحضرت ﷺ کا نام زبان پر لانا بے ادبی کی بات ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ سلطان محمود کے خادم ایاز کا بیٹا جس کا نام محمد تھا، ایاز نے اس کو سلطان محمود کا ملازم کر دیا تھا۔ ایک روز سلطان محمود نے طہارت خانے میں جاکر کہا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ پانی لائے۔ ایاز نے اس بات کو سن کر تامل (تاویل) کیا کہ شاید آج محمد بن ایاز سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے بادشاہ نے اس کا نام نہیں لیا۔ جب بادشاہ وضو کر کے باہر آیا اور ایاز کو متفکر دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ ایاز نے عرض کیا کہ بندہ زادے کو آج حضور نے اس کے نام سے نہیں پکارا لہٰذا میں ڈرا کہ مبادا اس سے کوئی بے ادبی ہوئی ہو جس کے باعث آپ کو رنج ہوا ہو۔ بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے ایسی کوئی بات ہماری مرضی کے خلاف سرزد نہیں ہوئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس کا نام محمد

[1] اس کی تفصیل کے لئے ہمارے رسالے ''فضائل مسواک'' کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔

ہے اور فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ جو پڑھے یا سنے نام اللہ کا تو لازم ہے لفظ جل جلالہ کہے اور جو کوئی پڑھے یا سنے میرا نام تو لازم ہے کہ درود پڑھے اور جس کسی نے پڑھا یا سنا ان دونوں کو نہ کہا جل جلالہ اور درود شریف تو قیامت کے دن زمرہ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا اور میرا اس وقت وضو نہ تھا تو میں شرمایا کہ لفظ محمد میری زبان پر آئے بلا وضو کے اس لئے کہ تیرا فرزند ہمنام ہے حضرت ﷺ کا۔

۱۵۔ تکیہ یا کسی اور چیز کا سہارا لگا کر نہ پڑھے اگر کوئی بیماری یا شرعی عذر ہو تو حرج نہیں۔

۱۶۔ جہاں پر بدبو ہو وہاں بھی درود نہ پڑھے۔

۱۷۔ ہنسی مذاق کے وقت بھی درود نہ پڑھے۔

۱۸۔ بول و براز کے وقت مکروہ ہے۔

۱۹۔ کسی گناہ کرتے وقت بھی درود نہ پڑھے۔

۲۰۔ جہاں ناچ گانے کی محفل ہو رہی ہو اس میں بھی درود نہ پڑھے۔

۲۱۔ درود پڑھتے وقت کسی سے باتیں نہ کریں کیونکہ از روئے حدیث شریف آنحضرت ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں نیکیاں مل رہی ہیں اور یہ غفلت میں ہے نہایت ہی خوف کا مقام ہے۔

۲۲۔ رقت قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو درود پڑھتے ہوئے اپنے دل میں ہی اس کیفیت کے لئے یا اور جو بھی مانگنا چاہئے اس کے لئے دعا کر سکتا ہے۔

۲۳۔ درود شریف پڑھتے ہوئے سب سے بہتر تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کا دھیان کر کے پڑھے گویا کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پڑھ رہا ہے یا یہ خیال کرے کہ یہ درود شریف فرشتوں کے ذریعہ سے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بے ادبی اور گستاخی کی سزا

اللہ جل شانہٗ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ۝ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ۝ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیۡنَ ۝ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝

(سورۃ القلم، ۱۰۔۱۵ پارہ نمبر ۲۹)

ترجمہ: اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو۔ بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو، اس سبب سے کہ وہ مال واولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (بیان القرآن)

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زادسعید میں تحریر فرمایا ہے کہ ''جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شانِ ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے سزا استہزاء مَّہِیۡنٍ، ہَمَّازٍ، مَّشَّآءٍ، بِنَمِیۡمٍ، مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ، مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ، عُتُلٍّ، زَنِیۡمٍ مکذب لا آیات بدلات قولہ تعالیٰ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ'' فقط

تنبیہ: اوپر جو خصلتیں بیان کی گئیں وہ کفار کی ہیں۔ ہم اپنا جائزہ لیں اور تمام خصائل یا اگر جو بھی ان میں سے ہمارے اندر موجود ہے تو ہم قصداً ترک کردیں۔

(ii) آگے دوسری آیت شریفہ میں ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝

(سورہ الحجرات ۲۔۳، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکات نہ ہو جائیں، تمہارے کام اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کی تفسیر میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔ یعنی حضور ﷺ کی مجلس میں شور نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے چہک کر یا تڑخ کر بات کرتے ہو، حضور ﷺ کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرنا خلاف ادب ہے۔ آپ سے خطاب کرو تو نرم آواز سے تعظیم و احترام کے لہجہ میں ادب و شائستگی کے ساتھ۔ دیکھو ایک مہذب بیٹا اپنے باپ سے، لائق شاگرد استاد سے مخلص مرید پیرومرشد سے اور ایک سپاہی اپنے آفیسر سے کس طرح بات کرتا ہے تو پیغمبر کا درجہ اور مرتبہ ان سب سے کہیں بڑھ کر ہے۔ آپ سے گفتگو کرتے وقت پوری احتیاط سے کام لینا چاہئے مبادا بے ادبی ہو جائے اور آپ کو تکدر پیش آ جائے تو حضور ﷺ کی ناخوشی کے بعد مسلمان کا ٹھکانا کہاں۔ ایسی صورت میں سارے اعمال ضائع ہونے اور ساری محنت اکارت ہو جانے کا خدشہ ہے۔

تنبیہ: حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی احادیث پڑھنے اور سننے میں بھی یہ ہی ادب چاہئے اور جب آپ ﷺ کی قبر اطہر کے پاس حاضر ہو تو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ اور دینی مجالس بالخصوص درسِ احادیث اور مجالسِ درود شریف میں بھی۔

نیز آپ کے خلفاء علمائے ربانیین اور اولیاء اللہ کے ساتھ بھی درجہ بدرجہ اسی ادب سے پیش آنا چاہئے فرقِ مراتب نہ کرنے سے بہت سے فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ چار چیزیں اعظم شعار اللہ سے ہیں قرآن، پیغمبر، کعبہ اور نماز ان کی تعظیم وہی کرے گا جس کا دل تقویٰ سے مالا مال ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o کے ذیل میں ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعا میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع جمع ہو رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ (یعنی کیا معاملہ ہے) لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والا تھا قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت مبارکہ پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کے بجائے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِی پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی وہ گونگا ہو گیا۔ برا ور جزام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج بھی ہو گیا۔

بڑی عبرت کا مقام ہے، اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے۔ ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپرواہی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کون سے الفاظ نکل رہے ہیں۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ آدمی اپنے کلام کا خود محاسبہ کرتا رہے اور جائزہ لیتا رہے اور اپنی زبان کو عادی بنادے۔ استغفار اور کثرت ذکر اللہ اور درود شریف کا تو اللہ پاک جل شانہٗ اپنے فضل سے آسانی کا معاملہ فرمادیں گے۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھے۔

درود شریف کی کثرت کی تعریف

گذشتہ اوراق میں ہم نے درود شریف کثرت سے پڑھنے کے مختلف فوائد پڑھے تو اب کثرت کی تعریف کے بارے میں پڑھ لیں تاکہ ذہن نشین ہوجائے۔ اس سلسلے میں مختلف بزرگوں کے قول نقل کئے جارہے ہیں۔

۱۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم از کم مقدار ۳۰۰ ہے۔

۲۔ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو ۳۰۰ مرتبہ درود شریف بتایا کرتے تھے اور ۳۰۰ بار ہی کثرت کی تعریف سمجھتے تھے۔

۳۔ امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے مریدین کو مطبوعہ کارڈ دیا کرتے تھے اس میں درود شریف کی تعداد دیگر وظائف سے زیادہ یعنی ۳۰۰ بار ہوتی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۴۔ امام الہند حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ، نے فرمایا کہ مجھے میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہی درود شریف پڑھنے کے لئے فرمایا، پھر خواب میں حضور نبی رحمت ﷺ کی زیارت مبارکہ کے وقت آپ کی خدمت مطہرہ میں یہی (درج بالا) درود شریف پڑھا تو آپ ﷺ نے پسند فرمایا۔ (حزر ثمین ص ۱۲)

ہمارے حضرت شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد ذکریا صاحبؒ نے فضائل درود شریف اور دیگر فضائل کی کتب تبلیغی نصاب کے نام سے مجموعہ کی صورت میں شائع کیں جو کہ بعد میں فضائل اعمال کے نام سے مشہور ہیں۔ جس کے بارے میں ایک صاحب کشف بزرگ نے روضۂ اقدس پر قبولیت کی دعا کی درخواست کی تو دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے حضرت کی فضائل کی کتب رکھی ہوئی ہیں جس میں سب سے اوپر فضائل درود شریف ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ذکریا اپنے ہم عصروں سے سبقت لے گیا فضائل درود شریف کی وجہ ہے۔

اسی طرح ہمارے شیخ قطب العارفین راحت العاشقین حضرت اقدس الحاج صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ اجل خلیفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحبؒ نے درود شریف کی اشاعت کے لئے اپنی جان کھپادی اور پوری دنیا میں درود شریف کی مجالس کے ذریعہ ایک طرف تو درود شریف کی کثرت سے ورد ہونے کے ساتھ ساتھ یہ مجالس چلتی پھرتی خانقاہ بن گئیں اور لوگوں کی اصلاح و تربیت اور نسبت کے حصول کا ذریعہ بنیں اور الحمدللہ آج بھی پاکستان کے بیشتر شہروں اور بیرون ممالک میں بھی کروڑوں کی تعداد میں درود شریف کا ورد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحبؒ اور حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحبؒ کے خلفاء کی سرپرستی میں آج بھی یہ فیض جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا انشاءاللہ۔

مختصر الحزب الاعظم مرتب حضرت صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی رحمۃ اللہ کے آخر صفحہ ۲۱۷ میں حضرت شیخؒ کا ارشاد درود شریف سے متعلق بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

''مرشدنا شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد ذکریا رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کے پڑھنے، سننے اور پھیلانے میں دونوں جہاں کی خیر و فلاح مضمر ہے اور قرب الٰہی یقینی ہے یہ سیہ کار ہمیشہ اپنے دوستوں سے عرض کرتا رہتا ہے کہ دل سے موت کو یاد رکھو اور زبان سے جتنا ہو سکے درود شریف پڑھتے رہو۔

کثرت درود شریف اور موت کی یاد سے متعلق ایک وضاحت

تعلق باللہ کے لئے تزکیہ ضروری ہے یعنی رزائل کا دور ہونا اور خصائل حمیدہ کا حاصل کرنا جس کے لئے کسی متبع سنت شیخ طریقت سے بیعت و اصلاح کا تعلق قائم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

راہ طریقت میں بنیادی چیزیں دو ہیں:

ا۔ محبت اور ۲۔ صحبت شیخ کامل، اور اس کی نگرانی میں کثرت ذکر لیکن شرور و فتن کے دور میں جس کسی کو باوجود تلاش کے اپنی مناسبت کا شیخ نہ مل سکے تو مشائخ نے ایسے شخص کے لئے ''حصول احسان'' کا ایک آسان

راستہ بیان فرمایا ہے۔اسے اولاً طے کرنا ضروری ہے۔یعنی اپنے عقائد اہلسنت والجماعت کے مطابق کرے، پھرارکان اسلام فرائض ومحرمات کا علم حاصل کرے اوراس کے مطابق عمل کرے۔اس مقصد کے لئے بہشتی زیور(کتاب مصنف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کسی معتبر عالم دین کی رہنمائی میں پڑھ لینا کافی ہے۔تزکیہ کے لئے موت کو کثرت سے یاد کرے اور توبہ واستغفار کرے۔اس سے لمبی لمبی دنیاوی تمنائیں ختم ہوجاتی ہیں اور دل سے دنیا کی محبت نکلنا شروع ہوجاتی ہے جو کہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔اس مقصد کے لئے رسالہ ''موت کی یاد'' (مصنف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحبؒ) کا مطالعہ مفید رہے گا۔اب تعلق اور انس باللہ کے لئے سلوک کی لائن کا کثرت ذکر ہے۔مگر یہ شیخ کی نگرانی میں ہوتا ہے تاکہ احوال پیدا ہونے کی صورت میں رہنمائی کرسکے۔اس لئے مندرجہ بالا حالات میں مشائخ کرام خصوصاً مشائخ شاذلیہ غیر معمولی کثرت درود شریف کا مشورہ دیتے ہیں کہ اس سے دل میں ایک نور پیدا ہوجاتا ہے۔جو خیر کی طرف راہبری کرنے میں شیخ کامل کا کسی درجہ میں بدل ہوجاتا ہے۔باقی اصل اور بدل میں بہت فرق ہے۔قرن اول سے حصول نسبت کا جو طریقہ چلا آرہا ہے، وہی اصل ہے۔درود شریف کے فضائل وثمرات کی تفصیل رسالہ ''فضائل درود شریف'' (مصنف حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا صاحبؒ) میں ملاحظہ ہو۔اس کے علاوہ ہر کام میں تصحیح نیت، اتباع سنت اور ہر موقعہ کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرے، اس سلسلے میں کتاب ''العطور المجموعہ'' (مصنف حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحبؒ) کا مطالعہ مفید رہے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

جمعہ کے روز کثرت درود شریف اور قبولیت دعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔(ابن ماجہ)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں، اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی، اور اس پر اجماع ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کرام علیہ اسلام کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسی اور حضرت ابراہیم علی نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ حدیث کہ انبیاء علیہ اسلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔

امام ترمذیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

قبولیت دعا:

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح سفر اسعادۃ'' میں چالیس قول نقل کئے ہیں۔ مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے۔

(i) ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم تک ہے، مگر اس وقت دل ہی دل میں دعا کی جاتی ہے۔

(ii) دوسرے یہ کہ وہ ساعت آخر دن میں ہے۔ اس دوسرے قول کو علماء کی کثیر جماعت نے اختیار کیا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو اس کی خبر کردے تاکہ اُس وقت وہ ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں۔

فائدہ: جو حضرات انتہائی مصروف ہوں انہیں چاہئے کہ غروب آفتاب سے دس منٹ قبل دعا میں مشغول ہو جائیں تاکہ انہیں بھی اس وقت کی تمام خیر و برکات حاصل ہو جائیں۔

۲۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''شاہد'' سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں۔اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے۔

۳۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محلِ اجابت میں داخل ہو جاتی ہے، ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔

12۔ خاص اوقات کے لئے خاص درود شریف:

(i) روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ سورۃ احزاب ۵۶

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت (درود) بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت (درود) بھیجو اور سلام بھیجا کرو (سلام کے طریقہ پر)۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں درود شریف کا حکم نازل ہوا۔اور حضور اقدس ﷺ کے اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمادیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو تم بھی اس عمل میں شریک ہو جاؤ اور ان پر درود بھیجو۔مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اس عمل میں ان کی شرکت ہوگئی۔(بیان القرآن) اور جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ مدینہ منورہ میں پہنچے اور حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت مبارکہ کو ایک بار پڑھے اس کے بعد یہ درود شریف (۷۰) ستر مرتبہ کہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ خدا کی رحمت تجھ پر بھی ہو اے فلاں تیری کوئی حاجت رد نہیں کی جائے گی۔
(القول البدیع ص ۱۴)

ii۔۸۰ اسی سال کے گناہوں کی معافی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

ترجمہ: (الٰہی ہمارے آقا سیدنا محمد ﷺ پر جو کہ نبی امی ہیں رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائیے اور سلامتی نازل فرمائیے آپ ﷺ کی آل پر)

اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا اور دار قطنی کی ایک روایت میں یہ درود ''النبی الامی'' تک ہے۔ اور اس روائیت کو حافظ عراقیؒ نے حسن بتایا ہے اور الجامع الصغیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔

iii ۔ فقر و فاقہ دور کرنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّھَبْ لَنَا
اَللّٰھُمَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِہٖ
وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

ترجمہ: (خداوند اپنی خاص رحمت نازل فرما، سیدنا حضرت محمد (ﷺ) پر اور آلِ سیدنا حضرت محمد (ﷺ) پر اور ہم کو بھی عطا فرما۔

خداوند! اپنا حلال و طیب اور برکت والا رزق جس کی وجہ سے بچالے تو ہم کو اس بات سے کہ ہم اپنا منہ تیری مخلوق میں سے کسی کے سامنے سوال کے لئے لے کر آئیں۔

فائدہ: علامہ ابو عبداللہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، انہوں نے اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ان کو یہ درود شریف پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ (القول البدیع)

۳۔ جب بھی گھر میں داخل ہو، بلند آواز سے سلام کرے اور پھر ایک مرتبہ درود شریف ایک بار سورہ فاتحہ اور ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے گھر میں رزق حلال کی فراوانی کے لئے دعا کریں۔

iv۔ شفاعت کا واجب ہونا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: الٰہی اپنی خاص رحمت نازل فرما، سیدنا محمد ﷺ پر قیامت کے دن ان کو اپنے دربار میں نزدیکی کا مقام عطا فرما۔

فائدہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس طرح کہے (یعنی اوپر والا درود شریف پڑھ لے) اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: (خداوند! اپنی خاص رحمت نازل فرما سیدنا حضرت محمد ﷺ پر آل سیدنا حضرت محمد (ﷺ) پر وہ رحمت جو تیری خوشنودی اور آپ کے حق کی ادائیگی کا سبب ہو اور عطا فرما ان کو وسیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور عطا فرما ہماری جانب سے آپ کو اس سے افضل جزا عطا فرما جو کسی نبی کو اس کی امت کی جانب سے عطا فرمائی ہو اور اپنی خاص رحمت نازل فرما آپ کے دوسرے برادران نبوت اور نیک لوگوں پر اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

فائدہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ درود شریف (درج بالا) سات جمعہ سات مرتبہ پڑھے گا، اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو جائے گی۔ (القول البدیع)

(iii) طبرانی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود پڑھے اور شام کو دس بار درود پڑھے قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت ہو گی۔

فائدہ: اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے کوئی خاص درود تعلیم نہیں فرمایا اس لئے پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ جونسا درود چاہے پڑھ لے۔

۷۔ ثواب کی کثرت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا کرے۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

ترجمہ: (اللہ جل شانہ جزادے محمد (ﷺ) کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں)

تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

۷۔ ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسی خاص رحمت تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر فرمائی۔ بے شک تو ہی خوبیوں والا بڑی شان والا ہے۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے۔

درود تنجینا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر کہ اس رحمت کے ذریعے ہم کو تمام ہولناکیوں سے اور آفات و بلیات سے نجات عطا فرما۔ اور اس رحمت سے ہماری تمام حاجتیں پوری فرما، اور اس رحمت سے تمام گناہ معاف فرما اور اس رحمت سے ہمارے درجات کو اپنے ہاں بلند فرما اور اس رحمت کے ذریعے ہمیں اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد تمام بھلائیوں میں انتہا کو پہنچا دے۔

منہاج الحسنات سے ابن فا کہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ الضریر (نابینا) رحمۃ اللہ علیہ تھے انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ سمندر میں کشتی میں سوار تھے کہ اتنے میں بہت تیز آندھی چلی جس کو ''اقلابیہ'' کہتے ہیں جس کے باعث جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اسی حالت میں مجھ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔

رسول ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھیں۔ چنانچہ ارشاد مبارک پر عمل کیا گیا اور ابھی (۳۰۰) تین سو بار پر ہی نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔

اس درود شریف کو حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ آفات سے تحفظ کے لئے بعد نماز عشاء (۷۰) مرتبہ پڑھنے کے لئے تعلیم فرمایا کرتے تھے۔

نیز حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فضائل درود شریف میں درود تنجینا کے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ، ہیضہ، طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید و مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشتا ہے۔

اور آج بھی الحمدللہ بے شمار لوگوں کے تجربے میں ہے کہ انہوں نے مختلف پریشانیوں سے نجات پائی اور ۲ سال قبل ایک بزرگ کو حج کے موقعے پر آپ ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اہل پاکستان درود تنجینا پڑھنے کا اہتمام کریں تاکہ مصائب سے حفاظت ہو۔

اور اس درود شریف کے بارے میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے فضائل عربی کے ص ۵۴، ۵۵ پر اپنا ایک خواب تحریر فرمایا ہے کہ انہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زیارت ہوئی، حضرت مجدد صاحبؒ نے خاص طور سے درود تنجینا کی تائید فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے سلسلے کا خاص معمول ہے۔ میرے کاتب نے بتایا کہ تو نے بھی (حضرت شیخ الحدیثؒ) اپنے خطوط میں یہ درود شریف کسی شخص کو لکھوایا اور ان کی کامیابی کی اطلاع آئی۔

الحمدللہ ہمارے سلسلے میں مجالس درود شریف اور مجالس ذکر اللہ کا پورے پاکستان میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلفاء اور حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحبؒ کے خلفاء کی سرپرستی میں اہتمام ہو رہا ہے جس میں اکثر مقامات پر درود تنجینا کا بھی اہتمام ہوتا ہے (اس سیاہ کار ناقل کے یہاں بھی مجلس درود شریف میں درود تنجینا کا اہتمام ہوتا ہے)۔

فائدہ:

۱۔ جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق صاحبؒ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ درود تنجینا جملہ مقاصد حسنہ دنیا و آخرت کے لئے مفید اور حل المشکلات کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ

میرے تجربہ کے مطابق حل المشکلات کے لئے یہی درود شریف نہایت سریع الاثر اور عظیم المنفعت ہے، حل المشکلات کے لئے کم از کم ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔

۲۔ جس شخص کو نیند نہ آنے کا مرض ہو یا کسی پریشانی کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو وہ اپنے بستر پر لیٹ کر اس درود شریف کا یا ''وصلی اللہ علی النبی الامی'' کا ورد اپنے مرض سے صحت یابی کی نیت سے کریں انشاء اللہ بہت جلدی افاقہ ہو جائے گا۔

اس ناکارہ سے بھی کس نے اپنے مرض میں پوچھا تھا، الحمدللہ انہیں بھی بہت جلدی صحت یابی ہو گئی۔ درود تنجینا کی برکت سے۔

۳۔ اگر کوئی خاص مقصد ہو تو اس کے لئے چند لوگ مل کر ۱۰۰۰ ہزار مرتبہ بھی اہتمام کر سکتے ہیں سریع الاثر اور بہت جلد کامیابی ہو گی، انشاء اللہ۔ از ناقل

درود دلائل الخیرات:

دلائل الخیرات درود و سلام کا ایک معتبر و مستند اور عمدہ ترین مجموعہ ہے۔ جسے امت کے اولیاء کرام نے بھی اہمیت دی ہے اس کی تصنیف کا واقعہ بھی مشہور ہے کہ اس کے مصنف ولی کامل حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ کو ایک مرتبہ دوران سفر مع اپنے شاگردوں کے ایک گاؤں میں تشریف لے گئے، آخر وقت نماز ظہر کا تھا، وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی کنواں تو مل گیا لیکن اس پر ڈول رسی وغیرہ کچھ بھی موجود نہ تھا جس سے پانی نکال سکیں حضرت کنویں کے قریب پریشانی میں پھر رہے تھے وقت تنگ ہو رہا تھا کہ ایک لڑکی جس کی عمر آٹھ نو برس کی تھی وہ اپنے مکان کے دروازہ سے یہ حال دیکھ کر ان کی پریشانی معلوم کی اور جلد کنویں کے پاس آ کر اس میں ایک بار تھوک دیا۔ بس تھوکتے ہی فوراً پانی کنارے تک ابل پڑا۔ انہوں نے فوراً وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر لڑکی کے گھر پہنچے اور دستک دی اور اللہ کے عزت و جلال کی قسم اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی اولاد و اصحاب کا واسطہ دے کر کہا کہ تو بتا مجھ کو کہ اس مرتبہ کو کیسے پہنچی۔ اس لڑکی نے کہا کہ آپ ایسی قسم نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ اس مرتبہ کو پہنچی بسبب ایک درود شریف پڑھنے کے۔ (جس سے یہ بھی غالب گمان ہے کہ اس نے درود شریف پڑھ کر ہی تھوکا ہو گا) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص درود شریف اُن سے معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور اسے دلائل الخیرات میں لکھ دیا اور یہ ہی درود شریف اس کتاب کی تصنیف کی بنیاد بن گیا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ

ترجمہ: الٰہی درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور اولاد حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود کہ ہمیشہ رہے مقبول ہووے کہ ادا کرے تو اس کے سبب سے ہم سے اُن کا بڑا حق)

حضرت اقدس لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات جو لوگوں کو تلقین فرماتے تھے اس میں بھی یہ درود شریف موجود ہے ان الفاظ کے ساتھ۔ (اپنے دوستوں کو حاجات میں یہ درود شریف اہتمام فرمایا کریں۔ صد بار (۱۰۰ بار) اور اگر فرصت نہ ملے تو جس قدر ہو سکے۔ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے ایک طویل عرصے تک مشک وعنبر کی خوشبو آتی رہی اور یہ سب برکت ہے درود شریف کی۔

درود ناریہ:

یہ درود شریف بھی اولیاء اللہ کے معمولات میں رہا ہے اور اب بھی بعض اس کا مخصوص تعداد میں ختم ہوتا ہے۔ (۴۴۴۴ مرتبہ) اور الحمد للہ ہمارے سلسلے میں کراچی، ملتان، کبیر والہ، ٹیکسلا، اور پنڈی کی خانقاہوں میں اس کا مستقل معمول ہے، وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

ترجمہ: الٰہی! صلوٰۃ کاملہ اور سلام تام نازل فرما سیدنا حضرت محمد (ﷺ) پر جن کے ذریعہ عقدے حل ہوتے ہیں اور کلفتیں دور ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور مرغوبات حاصل ہوتی ہیں اور حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے اور بادل سے پانی چاہا جاتا ہے بواسطہ ان کے بزرگ چہرے کے اور ان کی آل وصحابہ پر ہر لحہ اور ہر دم بہ ہمسار تیری تمامی معلومات کے۔

فائدہ: قرطبی نے کہا ہے کہ جو شخص اس درود کو ہر روز ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر رنج وغم کی تفریح اور ہر کرب وضرر کا کشف کردے گا اور اس کا ہر کام آسان اور اس کا حال اچھا اور اس کا رزق وسیع ہوجائے گا۔ ابواب خیرات وحسنات اس پر مفتوح ہوجائیں گے۔ حوادث دہر وشر ونکبات جوع وفقر سے

امن میں رہے گا۔اور اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی جو چیز اللہ سے مانگے گا وہ اس کو ملے گی۔

شیخ محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو ہر روز ۱۱ بار پڑھے گویا آسمان سے رزق اترتا ہے اور زمین سے اگتا ہے۔امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہر روز ۱۱ بار پڑھنے سے مراتب عالیہ اور دولت غنیۃ حاصل ہوگی اور اگر ۳۱۳ بار واسطے کشف واسرار پڑھے گا تو تو مراد سے زیادہ دیکھے گا اور اگر ہر روز ۱۰۰ بار پڑھے گا تو غرض کے موافق مراد پائے گا۔

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے عدد (۴۴۴۴) کے خواص ذکر کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ اکسیر فی سبب التاثیر سے مراد یہی تعداد ہے اس لئے کسی خاص ضرورت کے وقت اس درود کو اسی تعداد میں پڑھنا چاہئے۔

درود شفاء:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ

ترجمہ: خداوند! اپنی خاص رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما سیدنا محمد (ﷺ) کی روح پر درمیان ارواح تمام انبیاء کے اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد (ﷺ) کے قلب مبارک پر درمیان تمام قلوب تمام انبیاء کے اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد (ﷺ) کی قبر پر درمیان قبروں تمام انبیاء کے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا کہ اس کا پاؤں سو گیا۔آپ نے فرمایا جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لو،اس نے کہا محمد ﷺ اسی وقت ہی اس کی سن ختم ہوگئی۔اس کا تجربہ اس ناقل کو بھی ہو چکا ہے۔ایک مرتبہ کسی کام سے گھر سے روانگی ہوئی کہ اچانک سیدھا مونڈھا بمع ہاتھ شل ہو گیا۔اسی وقت ہی آپ ﷺ کو یاد اور درود تنجینا پڑھنا شروع کر دیا،چند منٹ میں ہی بالکل صحیح ہو گیا جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ تھا۔قربان جائیے آپ ﷺ پر اب بھی اپنے ہر امتی کے لئے آپ کا فیض جاری اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

فائدہ: نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبس بول ہو گیا،انہوں نے خواب میں عارف باللہ شیخ شہاب الدین بن ارسلانؒ کو (جو بڑے زاہد اور عالم تھے) دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی،شیخ شہاب الدینؒ نے فرمایا کہ تریاق مجرب سے کیوں غافل ہے؟ یہ درود شریف پڑھا کر

(اوپر والا) خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھا جس کے بعد ان کا کہنا تھا کہ مرض زائل ہو گیا۔

جہنم سے نجات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، ایسی رحمت جو آپ کی رضا کی موجب ہو اور جس سے آپ ﷺ کا حق ادا ہو جائے اور عطا فرما آنحضرت ﷺ کو وسیلہ اور مقام محمود جس کا آپ نے اُن (ﷺ) سے وعدہ فرما رکھا ہے اور جزا دے آپ ﷺ کو ہماری طرف سے اُس سے افضل اور بہتر جزا جو آپ نے کسی نبی کو اپنی جانب سے عطا فرمائی ہو اور رحمت نازل فرما، آنحضرت ﷺ کے تمام بھائیوں یعنی نبیوں اور نیک لوگوں پر اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(ذریعۃ الوصول ص ۱۸۳)

فائدہ: احیاء العلوم میں امام غزالیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ۷۰ ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کو آنحضرت ﷺ شفاعت کے ذریعہ جہنم کے درجات سے رہائی دلا کر جنت کے درجات میں پہنچائیں گے۔

مختصر درودِ مغفرت:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سیدنا محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی اولاد پر اور سلامتی نازل فرما۔

(زاد المتقین ص ۱۴)

فائدہ: یہ درود شریف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سعادت دارین میں نقل کیا گیا ہے اور اس کی فضیلت نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو مسلمان اس کو کھڑے ہوئے پڑھے تو اس کی مغفرت بیٹھنے سے پہلے ہو جائے اور اگر بیٹھے ہوئے پڑھے تو کھڑے ہونے سے پہلے ہو جائے۔

بہترین تعریف اور افضل درود

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَآ
اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لئے ہی تعریف ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو سیدنا حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ فرما جو تیری شایان شان ہے بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو مغفرت کرنے والا ہے۔

فائدہ: علامہ ابن المشتہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کرے جو ان سب سے افضل ہو جو اب تک اس کی مخلوق میں اولین و آخرین ملائکہ مقربین، آسمانوں اور زمین والوں میں سے کسی نے کی ہو اور اسی طرح یہ چاہئے کہ حضور اقدس پر ایسا درود پڑھے جو ان سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے کوئی ایسی دعا مانگے جو ان سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے۔ (فضائل درود شریف)

فرض نماز کے بعد:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (سورہ توبہ آیت ۱۲۸/ ۱۲۹)

ترجمہ: آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں کا، بھاری ہے اُس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے پھر بھی اگر منہ پھیریں تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ۔ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش العظیم کا۔

(از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن قدس اللہ سرہٗ)

ترجمہ: (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے اور وہ تمہارے فائدے کے بہت ہی آرزو مند ہیں اور تمہاری خیر خواہی اور نفع رسانی کی خاص تڑپ ان کے دل میں ہے۔

(العطور المجموعہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب نور اللہ مرقدہ)

فائدہ: علامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ آئے۔ ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **لقد جاء کم رسول من انفسکم** آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۱۷۶)

اس ناقل نے بھی اپنے بہت سے بزرگوں کو ان آیات مبارکہ کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا۔ بالخصوص حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحبؒ، حضرت اقدس مولانا شاہ محمد زبیر صاحبؒ اور حضرت اقدس پروفیسر جلیل احمد صاحبؒ۔

مال کی زیادتی اور برکت کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

ترجمہ: خداوند! اپنی خاص رحمت نازل فرما سیدنا حضرت محمد پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت نازل فرما تمام مومن مرد اور تمام مومن عورتوں اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں پر۔

فائدہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یہ درود پڑھے (درج بالا)

ایک دوسری روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھ لیا کرے وہ اس کے لئے باعث تزکیہ ہوگی۔ (القول البدیع)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے اسے ایسی غنا (مالداری) حاصل ہوگی جس کے بعد فقر نہیں آئے گا۔

سب سے بڑا شیریں تر فائدہ زیارت النبی (ﷺ) کا ہو جانا:

درود شریف کی کثرت کے ذریعہ سے جو سب سے بڑا فائدہ عشاق کو حاصل ہوتا ہے وہ خواب میں حضور اقدس ﷺ کا دیدار پاک حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے سب سے بڑا اکسیر اعظم درود شریف کی کثرت اور کمالِ اتباع سنت ہے اور آپ ﷺ کے مبارک نقشِ قدم اور احکامات مبارکہ پر زندگی کے تمام شعبوں میں عمل پیرا ہونا ہے۔

خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے۔ لیکن اس میں دو باتیں قابل لحاظ ہیں۔ اول جس کو حضرت تھانویؒ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔

''جاننا چاہئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے''۔

کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو۔ ہزاروں کی عمریں اسی حسرت میں ختم ہوگئیں۔ البتہ غالب گمان یہ ہے کہ کثرت درود شریف وکمال اتباع سنت اور غلبۂ محبت پر اس کا سبب بن جاتا ہے۔ لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے زیارت کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون ہونا چاہئے اس لئے بعض کے لئے اسی میں حکمت اور رحمت ہے۔ عاشق کو رضاء محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔

اور زیارت کے بعد بھی اپنا جائزہ لیتا رہے کہ میرا کوئی کام خلاف شریعت تو نہیں خلاف سنت تو نہیں کیونکہ حضور پاک نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کتنے منافقین ایسے تھے جو کہ ہر وقت زیارت کرتے تھے لیکن محروم رہے۔ اور حضرت اویس قرنیؒ جو کہ افضل ترین تابعی ہیں، اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اویس قرنی سے تمہاری ملاقات ہو تو اپنے لئے دعاء (مغفرت) کروانا وہ کسی بات پر قسم کھالیں تو اللہ پاک اس کو ضرور پورا کریں گے۔

ہمارے یہاں درود شریف کی مجلس میں خواتین بھی پردہ کے اہتمام کے ساتھ شریک ہوتی ہیں جس میں آنی والی ایک خاتون کو کثرت سے مسواک کے اہتمام پر خواب میں کئی مرتبہ آپ ﷺ کی زیارت ہوگئی، اس لئے کسی بھی سنت کو آدمی کم نہ سمجھے نہ جانے کون سی سنت کی ادائیگی پر اللہ جل شانہ کا فضل خاص ہو جائے اور

ہماری بخشش کے ساتھ ساتھ زیارت بھی نصیب ہو جائے۔

تنبیہہ: علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص آداب کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص سنتوں کے ساتھ سستی کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص فرائض کے بارے میں غفلت اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں داخل ہو جاتا ہے اور آخرت سے محروم کردیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔

آنحضرت ﷺ کی زیارت کے لئے درود شریف:

۱۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا۔ اس درود پر یہ درود شریف بھی ملا کر پڑھنا چاہئے۔ نیز زیارت کے لئے اس درود شریف کو سوتے وقت باوضو ستر بار پڑھنا مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نے امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہور رحمۃ اللہ علیہ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت کے لئے یہ درود شریف بتایا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ

شب جمعہ میں بعد نماز عشاء نہا کر نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہن کر قبلہ رو بیٹھ کر یہ درود شریف ۵۰۰ پانچ سو مرتبہ پڑھ کر اس جگہ قبلہ رو سو جائیں، انشاء اللہ سات جمعراتوں کے اندر اندر زیارت نصیب ہو جائے گی۔

۳۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعات نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد (سورہ اخلاص) اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعہ نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ

۴۔ اس کے بعد یہ طریقہ بھی حضرت شیخ دہلویؒ نے اسی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام یہ درود شریف ہزار بار پڑھے دولت زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

درود شریف کے ورد کا خاص طریقہ:

عارف کامل حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مرید کو مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں کہ درود شریف کی ایک تسبیح کم از کم لازمی ہے تصور یہ ہے کہ آپ حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کے سامنے درود شریف پڑھ رہے ہیں اور حضور آقائے نامدار (ﷺ) درود شریف کو سن رہے ہیں اور روضۂ اقدس سے ایک نور نکل کر آپ کے سینہ میں داخل ہو رہا ہے۔

(والسلام از رائپور ۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ)

۲۔ دوسرا طریقہ اس ناکارہ ناقل کی طرف سے ہے کہ درود شریف پڑھتے ہوئے روضۂ اقدس کے دھیان کے بعد آپ ﷺ کا دھیان کر کے یہ تصور کریں کہ میرا قلب آپ ﷺ کے قلب اطہر کے بالکل سامنے ہے اور وہاں سے انوارات نکل کر میرے قلب میں داخل ہو رہے ہیں۔

اور ذکر جہری کرتے ہوئے یہ تصور کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور فاذکرونی اذکرکم (یعنی اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) کا مراقبہ کریں۔

حضور اقدس ﷺ سے تعلق والی اشیاء سے توسل حاصل کرنے کی برکات:

آپ ﷺ کے آثار کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تبرک حاصل کرنا یعنی توسل کرنا، جس میں بال مبارک کا خود نبی کریم ﷺ کا صحابہ میں تقسیم کرنا، صحابہ کا اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کا پسینہ مبارک کو اکٹھا کرنا اور خوشبو کی جگہ استعمال کرنا اور جبہ مبارک کو نچوڑ کر تبرک حاصل کرنے کے واقعات کا بھی کتابوں میں ذکر ہے۔

اس برکت کا راز یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے آثار دیکھنے سے اور محبت سے ان کو مس کرنے سے آپ ﷺ کے ساتھ تعلق اور محبت کی کیفیت بڑھ جاتی ہے، اور یہی محبت اور تعلق اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

نقشہ نعل مبارک:

حضور اقدس ﷺ کے آثار کو بطور وسیلہ استعمال کرنے کے واقعات صحابہ کرامؓ کے کثرت سے ہیں۔ لیکن اس پرفتن دور میں شرعی تقاضوں کی پوری رعایت کرتے ہوئے ہم عمل کریں گے تو نجات ہوئی ورنہ یہ ہی اعمال باعث گرفت ہوں گے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر کام علماء کرام اور بزرگان دین کے مشورہ سے کریں تاکہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے محبوب ﷺ بھی ہم سے خوش ہو جائیں۔

آپ ﷺ کے آثار میں بزرگوں کا ایک مجرب وسیلہ نقشہ نعل مبارک ہے۔ طریق توسل حضرت تھانویؒ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے، اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریاؒ نے بھی کتاب خصائل نبوی ﷺ میں تحریر فرمایا ہے کہ اس کے خواص بے انتہا ہیں اور علماء نے بارہا تجربے کئے ہیں اور حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے۔

طریق توسل:

بہتر ہے کہ آخیر شب میں اُٹھ کر تہجد جس قدر ہو سکے پڑھنے کے بعد ۱۱ بار درود شریف ۱۱ بار کلمہ طیبہ ۱۱ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بہ تضرع تمام (یعنی عاجزی اور رونا دھونا کرے) جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو اپنے سر پر لئے ہوں ان کا

ادنیٰ درجے کا غلام ہوں، الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بہ برکت اس نعل شریف کے میری فلاح حاجت پوری فرمایئے۔ لیکن خلاف شرع کوئی دعا نہ مانگے۔ پھر سر پر سے اتار کر اس کو اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بہ محبت بوسہ دے اور اشعار ذوق وشوق سے بغرض زیادتی عشق محمدی ﷺ پڑھے انشاء اللہ عجیب کیفیت پائے گا۔

بعض خواص نعلین شریف:

قاسم بن محمدؒ کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص تبرکاً اس کو اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبہ سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے گا اور اگر حاملہ عورت دردزہ کی شدت میں اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے تو بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔ علامہ حافظ تلمسانیؒ اپنی کتاب ''فتح المتعال فی مدح خیر النعال'' میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ نعل شریف کے منافع ایسے واضح ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں، ایک اثر (تجربہ) خود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا، ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکتوں کے قریب ہوئے بچنے کی امید بھی نہ تھی۔ مس نے یہ نقشہ نعلین شریف ناخدا کے پاس بھیج دیا کہ اس سے توسل کرے اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمادی۔

حضرت محمد بن الجزری رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور پیغمبر ﷺ کی خواہ میں زیارت ہو اور یہ نقش جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہو اور قافلے میں ہو تو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔ جن اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے اور جس کشتی میں ہو غرق سے محفوظ رہے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

یہ تمام مضامین کتاب القول السدید فی ثبوت، استبراک نعل سید الاحرار والعبید سے نقل کئے گئے ہیں، جس کو حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنیؒ نے کتاب العطور المجموعہ فی ذکر النبی ﷺ میں بھی تحریر فرمایا ہے، جس سے نقل کیا گیا ہے۔

ضروری عرض اور تنبیہ:

ان نقشوں میں جو کہ ان نعال کی مثال ہیں یہ عظیم دولت اور وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ اس نقشہ شریف کو بہت ہی ادب اور احتیاط سے رکھیں لیکن ایسا غلو نہ کریں کہ کوئی بات شریعت کے خلاف ہو جائے، جیسا کہ آج کل ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے کہ نعلین شریف کے جھنڈے بنائے جارہے ہیں اور سڑکوں اور چوراہوں لگایا جارہا ہے اور اویزاں کیا جارہا ہے یہ سب ناجائز اور غلو ہے اور سراسر بے ادبی کی باتیں

ہیں جس کی شرع شریف میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور بعض لوگوں کی طرح یہ بھی نہ کریں کہ اس کو وسیلہ برکت اور محبت سمجھتے ہوئے تمام فرائض اور واجبات کو رخصت کردیں اور صرف نعلین شریف پر ہی اکتفا کریں۔ یہ سراسر جہالت، بے دینی اور باعث پکڑ ہے، ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی میں داخل ہوجائے گا اور ''خسر الدنیا والاخرۃ'' کا مصداق بن جائے گا۔ اس سے بڑھ کر افسوس کس پر ہوگا کہ ساری زندگی تو مسلمانوں کی فہرست میں رہا ہو اور جب اس دنیا سے رخصت ہو تو اپنی بداعمالیوں کے باعث مسلمانوں میں نہ ہو۔ (اللہ تعالیٰ میری بھی اور پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے اور خاتمہ بالخیر عطا فرمائے)۔ اس نعلین شریف سے پورا مکمل فائدہ اور برکات اس کو حاصل ہوں گی جو کہ شرع شریف کا اہتمام کررہا ہوگا۔

نیز جاننا چاہئے کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں جو قصیدہ کہے جاتے ہیں، جن کی برکات کسی سے مخفی نہیں یہ عظیم دولت اور وہ نعمت عظمیٰ ہے۔ جس سے اندازہ کرلیں کہ جب آپ ﷺ کی شان میں صرف قصیدہ کہنے کی اتنی برکت ہے کہ قصیدہ لکھنے والے کو آپ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوجاتی ہے اور خواب میں ہی آپ ﷺ اپنا دست مبارک ان کے فالج زدہ بدن پر پھیر دیتے ہیں جس سے ان کو شفاء ہوجاتی ہے۔ اور آپ ﷺ کی مدح میں لکھے گئے قصیدہ کو آنکھوں پر پھیرنے سے آشوب چشم سے صحت یابی ہوگئی اور دیگر منافع بھی علمائے امت کے تجربے میں ہیں اور اسی طرح نعلین شریف کے نقشے کی برکت سے دینی اور دنیاوی برکات کا حصول صلحائے امت کا مجرب ہے تو حضور اقدس ﷺ کی ذات مقدسہ جو جامع برکات وکمالات ہے (ان کا اتباع کرتے ہوئے) ان کے وسیلہ سے دعا کرنا کیا کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے جو شخص بھی حضور اقدس ﷺ کا کامل متبع سنت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی قربت عطا فرمادیں گے پھر وہ جب آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بندہ اور خدا کے درمیان حجاب ہٹ جائے گا۔ اور قبولیت ہوجائے گی۔

قصیدہ بردہ کی برکات

صاحب قصیدہ یعنی امام ابوعبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے، جس سے ان کا نصف بدن بیکار ہوگیا تھا اور حکیموں کے علاج سے مایوس ہوکر عالم مایوسی میں اس قصیدہ کو رسول کریم ﷺ کی شان میں تحریر کیا اور خدائے ذوالجلال کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کے لئے بطور ذریعہ تنہا مکان میں شب جمعہ کو بحضور قلب پڑھنا شروع کردیا، اس دوران نیند آگئی اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک شیخ کے اعضاء پر پھیر دیئے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے شیخ کو شفائے کامل عطا فرمائی۔

جب صبح کو شیخ اپنے حاجت کے لئے بازار کو روانہ ہوئے تو ایک درویش سے ملاقات ہوئی انہوں نے بعد سلام کہا کہ میں تم سے وہ قصیدہ سننا چاہتا ہوں جس میں حضور ﷺ کی مدح ہے۔شیخ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کی شان میں بہت سے قصیدہ لکھے ہیں، آپ کون سا قصیدہ سنان چاہتے ہیں۔درویش نے کہا کہ کی ابتداء میں امن تذکُرِ جیران آیا ہے۔درویش نے کہا کہ واللہ اب تک قصیدہ سے کوئی شخص مطلع نہیں ہوا۔تم نے کس سے سنا ہے۔درویش نے کہا کہ خدا کی قسم اس کو کل رات تم سے سنا تھا جب تم نے اس کو خواب میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پڑھا تھا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے شفاء کامل عنایت فرمائی، جس کے بعد شیخ نے قصیدہ کو درویش کو دے دیا جس سے یہ راز لوگوں پر کھل گیا اور اس کی برکات عام طور پر ظاہر ہونے لگیں۔

فضائل قصیدہ بردہ:

اس مبارک قصیدہ کے فضائل بے شمار ہیں۔جن میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) عمر میں برکت کے لئے ایک ہزار مرتبہ (۲) دفع بلا کے واسطے ۷۱ مرتبہ پڑھے (۳) دفع قحط کے واسطے ۳۰۰ مرتبہ (۴) دولت مندی کے لئے سات سو مرتبہ ۷۰۰ بار۔(۵) لڑکا پیدا ہونے کے لئے ۱۱۶ ایک سو سولہ بار لکھے یا پڑھے۔(۶) ہر روز ایک مرتبہ پڑھے گا یا دوسرا شخص پڑھ کر دم کر دے گا تو ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔(۷) درازی عمر کے لئے ایک بار پڑھ کر اولاد پر دم کرے۔

اللهم صل على سيدنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وبارك وسلم

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ نبی امی پر اور ان کی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بھیج

الحمد لله منشئ الخلق من عدم ۔ ثم الصلوة على المختار في القدم

سب تعریف اللہ کو جو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے ۔ پھر درود ہو اوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مولاي صل وسلم دائما ابدا ۔ على حبيبك خير الخلق كلهم

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک ۔ اپنے حبیب (دوست) پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

قصیدہ بردہ

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الفصل الاول في ذكر عشق رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

أمن تذكر جيران بذي سلم ۔ مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے ۔ کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

ام هبت الريح من تلقاء كاظمة ۔ او اومض البرق في الظلماء من اضم

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی ۔ یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فما لعينيك ان قلت اكففا همتا ۔ وما لقلبك ان قلت استفق يهم

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کرنے سے اور روتی ہیں ۔ اور تیرے دل کو کیا ہوا کہ اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بیخود ہوجاتا ہے

ايحسب الصب ان الحب منكتم ۔ ما بين منسجم منه ومضطرم

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو کھنڈروں پر نہ روتا ۔ اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بیقرار نہ ہوتا

لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل ۔ ولا ارقت لذكر البان والعلم

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے ۔ اِس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

فكيف تنكر حبا بعد ما شهدت ۔ به عليك عدول الدمع والسقم

عشق کا انکار تو کیونکر کرسکتا ہے جب تجھ پر گواہی دیدی ۔ دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى ... مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

اور ثابت کردیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے ... تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي ... وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا ہے جسے میں چاہتا اس لئے مجھے رقت ہوئی ... اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً ... مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ ... اور تو اگر منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ ... عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینیوں سے نہیں چھپنے والا ... اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ ... إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں ... عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي ... وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

میں بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں ... حالانکہ وہ تہمت سے بعید سچا نصیحت گر ہے

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

یہ فصل دوسری ہے باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ ... مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی ... اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبر سنی کی

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى ... ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور میں نے اس کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے ... ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ رکھی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ ... كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا ... تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں کتم کے خضاب میں

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا ... كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے ... جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا ۔ اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں توڑ سکتا ۔ کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا اشتہاء کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی ۔ حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

اور نفس مانند بچہ کے ہے جب تک اُسے دودھ پلاتے جاؤ گے ۔ بچے جائے گا اور جب چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ ۔ اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

اُس کو اس کی آرزوں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب نہ ہونے دیجیو ۔ جہاں حرص و ہوا غالب ہوئی ہو تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ ۔ وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

اور اس کی نگہبانی کر کہ وہ مانند جانور چرانے والے کے ہے ۔ اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً ۔ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

اس نفس نے بار بار لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کیلئے قاتل ہوئیں ۔ کیونکہ اس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ ۔ فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اور خوف کر بُری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے ۔ پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ ۔ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور قصداً وقع کر آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں ۔ حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا ۔ وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور ان کی نافرمانی کر ۔ اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اُس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا ۔ فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور اُن کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں ۔ اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمِ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے ۔ یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ ١٠ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ ۔ وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی ۔ اور جب خود میں مستقیم نہ ہوا تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دیگا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً ۔۔۔ وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے ۔۔۔ اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل تیسری ہے تعریف میں جناب رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰی ۔۔۔ اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

میں نے ظلم کیا اُس نبی کی سنت پر جس نے راتوں کو اس قدر ۔۔۔ عبادت کی کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰی ۔۔۔ تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو ۔۔۔ پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ ۔۔۔ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

اور اونچے پہاڑ سوئے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں ۔۔۔ اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی کی

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ ۔۔۔ اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

اور بہت مضبوط کردیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے آپ کی ضرورت نے ۔۔۔ بیشک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمتِ الٰہی پر

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ ۔۔۔ لَّوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اُس ذاتِ اقدس کو ۔۔۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۔۔۔ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

سو وہ کون محمدؐ دنیا اور آخرت کے سردار اور جن وانسان کے ۔۔۔ سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے سردار

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ ۔۔۔ اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی امرِ بالمعروف نہی المنکر کرنے والے کوئی ۔۔۔ اُن سا سچا نہیں ”نہیں“ اور ”ہاں“ بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُنکی شفاعت کی امید ہے ۔۔۔ ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ ۔۔۔ مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا جس نے اُن کا دامن پکڑا ۔۔۔ تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹے نہیں

فاق النبيين في خلق وفي خلق — ولم يدانوه في علم ولا كرم

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں — اور اور نبی نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وكلهم من رسول الله ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الديم

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں جیسے — دریا سے ایک چلو یا مینھ سے ایک گھونٹ پانی کا

وواقفون لديه عند حدهم — من نقطة العلم او من شكلة الحكم

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے ہیں اپنے رتبہ سے — بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل کرنے کے

فهو الذي تم معناه وصورته — ثم اصطفاه حبيبا بارئ النسم

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی اور ظاہری اُن پر ختم ہیں — پھر حبیب بنالیا ہے اُن کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

منزه عن شريك في محاسنه — فجوهر الحسن فيه غير منقسم

اپنی خوبیوں میں، شریک سے منزہ ہیں — سو ان میں جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

دع ما ادعته النصارى في نبيهم — واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

جو نصاریٰ اپنے نبی میں کہتے ہیں، وہ تو نہ کہہ — اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سن

وانسب الى ذاته ما شئت من شرف — وانسب الى قدره ما شئت من عظم

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے — اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ سے بزرگی کو منسوب کر

فان فضل رسول الله ليس له — حد فيعرب عنه ناطق بفم

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے — جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لو ناسبت قدره آياته عظما — احيى اسمه حين يدعى دارس الرمم

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپکے معجزے ہوتے بزرگی میں — تو آپ کے نام سے زندہ ہوجاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لم يمتحنا بما تعيى العقول به — حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم

آپنے ہم پر احکام اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں — ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

اعيى الورى فهم معناه فليس يرى — للقرب والبعد فيه غير منفحم

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی — پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوا اپنے فہم کے عجز کے

كالشمس تظهر للعينين من بعد ۔۔۔ صغيرة وتكل الطرف من امم

جیسے آفتاب کی آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے ۔۔۔ اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته ۔۔۔ قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دنیا میں ۔۔۔ جو قوم کو سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فمبلغ العلم فيه انه بشر ۔۔۔ وانه خير خلق الله كلهم

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں ۔۔۔ اور بیشک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وكل آي اتى الرسل الكرام بها ۔۔۔ فانما اتصلت من نوره بهم

اورجس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام لائے ہیں ۔۔۔ سو بیشک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

فانه شمس فضل هم كواكبها ۔۔۔ يظهرن انوارها للناس في الظلم

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں ۔۔۔ کہ جہالت کی تاریکی میں اُس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھارہے ہیں

حتىٰ اذا طلعت في الكون عم هدٰ ۔۔۔ ها العالمين واحيت سائر الامم

یہانتک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہوگئی ۔۔۔ جہاں میں اور تمام امتیں زندہ کردیں

اكرم بخلق نبي زانه خلق ۔۔۔ بالحسن مشتمل بالبشر متسم

صلے علی کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے ۔۔۔ زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اورتازہ روئی جدا روح افزا ہے

كالزهر في ترف والبدر في شرف ۔۔۔ والبحر في كرم والدهر في همم

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند ۔۔۔ بخشش میں دریا کے مانند اور ہمت میں دہر کے مثال

كانه وهو فرد في جلالته ۔۔۔ في عسكر حين تلقاه وفي حشم

اورجلالت میں اکیلے ایسے جیسے بڑے لشکر کے ساتھ ہوں ۔۔۔ جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

كانما اللؤلؤ المكنون في صدف ۔۔۔ من معدني منطق منه ومبتسم

اور جب بات کریں مسکرائیں تو درمکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں ۔۔۔ ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کے موتی ہیں

لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه ۔۔۔ طوبى لمنتشق منه وملتثم

جوآپ کے جسم مبارک سے مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں ۔۔۔ خوشحالی اس کے لئے ہو جو اُسے سونگھے اور چومے

فہرست

الفصل الرابع في مولد النبي صلى الله عليه وسلم

فصل چوتھی بیان میں مولد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

أبان مولده عن طيب عنصره ... يا طيب مبتدأ منه ومختتم

ظاہر کردیا آپ کے زمان ولادت نے آپ کی عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو ... سبحان اللہ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يوم تفرس فيه الفرس أنهم ... قد أنذروا بحلول البؤس والنقم

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی ... اور عذاب کے آنے سے ڈرانے جائیں گے

وبات إيوان كسرى وهو منصدع ... كشمل أصحاب كسرى غير ملتئم

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر ... نہیں ملنے کے جیسے اس کے یارومددگار

والنار خامدة الأنفاس من أسف ... عليه والنهر ساهي العين من سدم

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے ... اوپر نوشیرواں کے اور نہران کی سوکھ گئی پریشانی سے

وساء ساوة أن غاضت بحيرتها ... ورد واردها بالغيظ حين ظمي

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا ... اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كأن بالنار ما بالماء من بلل ... حزنا وبالماء ما بالنار من ضرم

گویا آگ غم سے پانی ہوگئی جیسے پانی تر ہوتا ہے ... اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ یعنی خشک ہوگیا جیسے سوکھی مٹی

والجن تهتف والأنوار ساطعة ... والحق يظهر من معنى ومن كلم

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے ... اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور کلموں سے

عموا وصموا فإعلان البشائر لم ... يسمع وبارقة الإنذار لم تشم

اندھے اور بہرے ہوگئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے ... اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

من بعد ما أخبر الأقوام كاهنهم ... بأن دينهم المعوج لم يقم

بعد اس کے کہ اُن کے کاہنوں نے خبر دی تھی ... کہ اُن کا دین کج ہوگیا ایسا کہ سیدھا نہ ہوگا

وبعد ما عاينوا في الأفق من شهب ... منقضة وفق ما في الأرض من صنم

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے ... اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہوکر گر پڑے

فہرست

حتی غدا عن طریق الوحی منہزم ۔۔۔ من الشیاطین یقفو اثر منہزم

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے ۔۔۔ شیاطین ایک پیچھے ایک کے

کانہم ھربا ابطال ابرھۃ ۔۔۔ او عسکر بالحصی من راحتیہ رمی

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا ۔۔۔ یا وہ لشکر تھا کہ جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

نبذا بہ بعد تسبیح ببطنہما ۔۔۔ نبذ المسبح من احشاء ملتقم

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں ۔۔۔ جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے لقمہ کرنیوالی کی

الفصل الخامس فی ذکر من دعوتہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل پانچویں ذکر میں آپ کی دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی ان پر اور سلام ہو

جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ ۔۔۔ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے ۔۔۔ اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

کانما سطرت سطرا لما کتبت ۔۔۔ فروعہا من بدیع الخط فی اللقم

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان ۔۔۔ ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مثل الغمامۃ انی سار سائرۃ ۔۔۔ تقیہ حر وطیس للھجیر حمی

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے ۔۔۔ حفاظت کرتا تھا گرمی سے دوپہر کو موسم گرمی میں

اقسمت بالقمر المنشق ان لہ ۔۔۔ من قلبہ نسبۃ مبرورۃ القسم

میں قسم کھاتا ہوں سچی شق ہوجانے والے چاند کی کہ ۔۔۔ اسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وما حوی الغار من خیر ومن کرم ۔۔۔ وکل طرف من الکفار عنہ عمی

اور یاد کر اُسے جو غار نے خیر وکرم جمع کیا جب اس میں آپ چھپے تھے ۔۔۔ اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئی تھیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فالصدق فی الغار والصدیق لم یرما ۔۔۔ وھم یقولون ما بالغار من ارم

تو صدق یعنی آپ اور صدیقؓ دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے ہیں ۔۔۔ اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظنوا الحمام وظنوا العنکبوت علی ۔۔۔ خیر البریۃ لم تنسج ولم تحم

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے ۔۔۔ انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ ۝ مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پرواہ کردیا زرہوں ۝ اور چلتوں تہ بر تہ سے اور بلند قلعوں سے

مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ ۝ اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج وخواری سے ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی ۝ فوراً حمایت میں آ گیا اور اُس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ ۝ اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

اور میں نے جب آپ سے دین ودنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے ۝ بخشش کو اس دست مبارک کے جو ہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ ۝ قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

انکار نہ کر آپ کو وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک ۝ نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ ۝ فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا ۝ اور اس وقت کے خواب کا انکار نہیں ہوسکتا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْیٌ بِمُكْتَسَبٍ ۝ وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی ۝ اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے متہم کیا گیا

اٰيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ ۝ بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں ۝ کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ ۝ وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے ۝ محتاج رہا ہوگئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ ۝ حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا ۝ اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا ۝ سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں ۝ اُس ابر سے دریا کے عطائے کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

فصل چھٹی بیان میں شرافت وبزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَهَرَتْ ۔ ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

مجھے بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو ان سے ظاہر ہوئے جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ ۔ وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی ۔ مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمٖ

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اُس چیز کی طرف جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ ۔ قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمٖ

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں قدیم معنی میں اس لئے کہ صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا ۔ عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمٖ

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں آخرت کی اور اولاد عاد اور قوم ارم کی

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَةٍ ۔ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمٖ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے جو سب نبیوں کے معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَکَّمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَهٍ ۔ لِّذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمٖ

قرآن کی آیتیں ایسی محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ ۔ اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْهَا مُلْقِیَ السَّلَمٖ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے جنگ کی تو وہ باز آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا ۔ رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمٖ

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لَهَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ ۔ وَّفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمٖ

ان آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فما تعد ولا تحصی عجائبها ولا تسام علی الاکثار بالسام

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ ان عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہو باوجود بہت ہونیکے بلکہ خواہش سے

قرت بها عین قاریها فقلت له لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا کہ تو بڑا نصیبہ والا ہے خوب مضبوط رہ اُن پر اُن میں چنگل مار

ان تتلها خیفة من حر نار لظی اطفات حر لظی من وردها الشبم

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

کانها الحوض تبیض الوجوه به من العصاة وقد جاءوه کالحمم

گویا وہ آیات کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں گنہگاروں کے جوہوں گے کالے مانند کوئلوں کے

وکالصراط وکالمیزان معدلة فالقسط من غیرها فی الناس لم یقم

اور عدل میں جیسے صراط اور میزان ہیں کہ اُن کے سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہوسکتا ہے

لا تعجبن لحسود راح ینکرها تجاهلا وهو عین الحاذق الفهم

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے۔ جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد وینکر الفم طعم الماء من سقم

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے اور منہ پانی کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کی سبب سے

الفصل السابع فی ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل ساتویں بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

یا خیر من یمم العافون ساحته سعیا وفوق متون الانیق الرسم

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب کرتے ہیں دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

ومن هو الآیة الکبری لمعتبر ومن هو النعمة العظمی لمغتنم

اور وہ ذاتِ مبارک آیت کبریٰ ہے عبرت والے کے واسطے اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سریت من حرم لیلا الی حرم کما سری البدر فی داج من الظلم

سیر فرمائی تم نے ایک شب میں حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی جیسے چودھویں رات کا چاند چلے اندھیری رات میں

وبتّ ترقّٰى الٰى اَن نلت منزلةً ۔۔۔ مِن قاب قوسين لم تدرك ولم ترم

اور ترقی کرتے گئے یہانتک کہ قاب قوسین کے رتبہ کو ۔۔۔ جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وقدّمتك جميع الانبياء بها ۔۔۔ والرسل تقديم مخدومٍ على خدم

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیاء و مرسلین نے آپ کو مقدم کیا ۔۔۔ جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وانت تخترق السبع الطّباق بهم ۔۔۔ في موكبٍ كنت فيه صاحب العلم

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے ۔۔۔ اس طرح اُن میں جیسے ایک لشکر کہ اُس کے صاحب نشان آپ ہیں

حتّٰى اذا لم تدع شأوًا لمستبقٍ ۔۔۔ مِن الدّنوّ ولا مرقًى لمستنم

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا ۔۔۔ نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کے لئے بالا جانا

خفضت كلّ مقامٍ بالاضافة اذ ۔۔۔ نوديت بالرفع مثل المفرد العلم

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے اس لئے کہ آپ ۔۔۔ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كيما تفوز بوصلٍ ايّ مستترٍ ۔۔۔ عن العيون وسرٍّ ايّ مكتتم

یہانتک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے ۔۔۔ آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فحزت كلّ فخارٍ غير مشتركٍ ۔۔۔ وجزت كلّ مقامٍ غير مزدحم

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور کوئی ان میں شریک نہیں ۔۔۔ اور گزرے آپ ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وجلّ مقدار ما وليت مِن رتبٍ ۔۔۔ وعزّ ادراك ما اوليت مِن نعم

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے ۔۔۔ اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

بشرٰى لنا معشر الاسلام انّ لنا ۔۔۔ مِن العناية ركنًا غير منهدم

اے گروہ اسلام ہم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے ۔۔۔ ایسا رکن عنایت ہوا ہے جو نہ کبھی خراب ہو اور نہ گرے

لمّا دعى اللّٰه داعينا لطاعته ۔۔۔ باكرم الرّسل كنّا اكرم الامم

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو ۔۔۔ بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا ان کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

فہرست

الفصل الثامن فی ذکر جہاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل آٹھویں بیان میں جہاد کرنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

راعت قلوب العدی انباء بعثته ... کنبأة اجفلت غفلا من الغنم

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے ان کے نبی ہونے کی خبر نے ... جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مازال یلقاھم فی کل معترک ... حتی حکوا بالقنا لحما علی وضم

آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے کافروں سے ہر معرکہ میں یہاں تک ... کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہو نیزے

ودوا الفرار فکادوا یغبطون به ... اشلاء شالت مع العقبان والرخم

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر ... جن کے گوشت عاقب اور اور پرندے اوپر لے لے گئے

تمضی اللیالی ولا یدرون عدتها ... مالم تکن من لیالی الاشھر الحرم

راتیں گذرتیت ھیں اور کافر نہ جانتے تھے ان کے شمار ... جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

کانما الدین ضیف حل ساحتھم ... بکل قرم الی لحم العدی قرم

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے ... ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

یجر بحر خمیس فوق سابحة ... ترمی بموج من الابطال ملتطم

دریائے جنگ جو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کھینچتا ہے اور ... بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپڑیں لگاتا ہوا

من کل منتدب للہ محتسب ... یسطوا بمستاصل للکفر مصطلم

ہر جابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے ... حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

حتی غدت ملة الاسلام وھی بھم ... من بعد غربتها موصولة الرحم

یہانتک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اُسے ... کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مکفولة ابدا منھم بخیر اب ... وخیر بعل فلم تیتم ولم تئم

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ اور ... اچھے شوہر کی پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

ھم الجبال فسل عنھم مصادمھم ... ماذا رای منھم فی کل مصطدم

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں ان سے پوچھ کافروں کے صدمے پہنچانیکی خبر ... کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ان سے ہر معرکہ میں

فسل حنینا وسل بدرا وسل احدا — فصول حتف لهم ادهى من الوخم

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ احد کا حال پوچھ — کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

المصدری البیض حمرا بعد ما وردت — من العدی کل مسود من اللمم

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے — اعداء کی ہر ذلت کی سیاہی کے بعد

والکاتبین بسمر الخط ما ترکت — اقلامهم حرف جسم غیر منعجم

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کے قلموں نے — کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شاکی السلاح لهم سیما تمیزهم — والورد یمتاز بالسیما من السلم

تیز ہتھیار ان کے تمیز کی علامت ہیں — کہ گلاب نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خار دار سے

تهدی الیک ریاح النصر نشرهم — فتحسب الورد فی الاکمام کل کمی

اُن کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں — پس تو گمان کرے کہ ہر ہتھیار بند گلاب ہے غلاف میں

کانهم فی ظهور الخیل نبت ربا — من شدة الحزم لا من شدة الحزم

گویا وہ اپنے گھروں پٹھوں پر ایسے ہیں جیسے گھاس میں ٹیلے ہیں — اپنی شجاع اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طارت قلوب العدی من باسهم فرقا — فما تفرق بین البهم والبهم

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے — چار پائے کو آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

ومن تکن برسول الله نصرته — ان تلقه الاسد فی آجامها تجم

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے — اگر شیر بھی اس سے ملے تو اس کے ڈر سے تابع ہوجائے

ولن تری من ولی غیر منتصر — به ولا من عدو غیر منقسم

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے — اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

احل امته فی حرز ملته — کاللیث حل مع الاشبال فی اجم

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعہ میں ایسا لے لیا ہے — جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستاں میں

کم جدلت کلمات الله من جدل — فیه وکم خصم البرهان من خصم

کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی آپ کی — شان میں اور بہت برہان الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كفاك بالعلم في الأمي معجزة ... في الجاهلية والتأديب في اليتم

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانہ جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہوا

الفصل التاسع في طلب مغفرة من الله تعالى وشفاعة من رسول الله صلى الله عليه وسلم

فصل نویں بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

خدمته بمديح أستقيل به ... ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں ... وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے

إذ قلداني ما تخشى عواقبه ... كأنني بهما هدي من النعم

کیونکہ میرے گلے میں پڑ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے ... گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چار پایوں میں

أطعت غي الصبا في الحالتين وما ... حصلت إلا على الآثام والندم

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں ... اور کچھ حاصل نہ ہوا سوائے گناہوں اور پشیمانی کے

فيا خسارة نفسي في تجارتها ... لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑ انقصان ہوا ... کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

ومن يبع آجلا منه بعاجله ... يبن له الغبن في بيع وفي سلم

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے ... اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

وإن أت ذنبا فما عهدي بمنتقض ... من النبي ولا حبلي بمنصرم

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹنے کا

فإن لي ذمة منه بتسميتي ... محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام ... محمد ہے اور آپ زیادہ پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

إن لم يكن في معادي آخذا بيدي ... فضلا وإلا فقل يا زلة القدم

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں ارزوئے فضل کے نہ کریں ... تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه ... أو يرجع الجار منه غير محترم

حاشاللہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں محروم رہے ... یا پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھرے بے توقیر

وَمُنذُ اَلزَمتُ اَفکَارِی مَدَائِحَهُ　　وَجَدتُّهُ لِخَلَاصِی خَیرَ مُلتَزِمِ

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کرلیا ہے　　آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا ذمہ دار پایا ہے

وَلَن یَّفُوتَ الغِنٰی مِنهُ یَدًا تَرِبَت　　اِنَّ الحَیَا یُنبِتُ الاَزهَارَ فِی الاَکَمِ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کی جو خاک پر پہنچا　　جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینھ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَم اُرِد زَهرَةَ الدُّنیَا الَّتِی اقتَطَفَت　　یَدَا زُهَیرٍ بِمَا اَثنٰی عَلٰی هَرِمِ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے　　ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

اَلفَصلُ العَاشِرُ فِی ذِکرِ المُنَاجَاتِ وَعَرضِ الحَاجَاتِ

فصل دسویں بیان وذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

یَا اَکرَمَ الخَلقِ مَالِی مَن اَلُوذُ بِهٖ　　سِوَاكَ عِندَ حُلُولِ الحَادِثِ العَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں　　جس سے پناہ چاہوں حادثۂ عام کے نازل ہونے میں

وَلَن یَّضِیقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِیْ　　اِذَا الکَرِیمُ تَجَلّٰی بِاسمِ مُنتَقِمِ

اور اے رسول اللہ آپ کا مرتبہ میری شفاعت میں تنگی نہ کر جائے　　جس وہ ذات کریم اپنے اسم منتقم کے ساتھ جلوہ گر ہوگی

فَاِنَّ مِن جُودِكَ الدُّنیَا وَضَرَّتَهَا　　وَمِن عُلُومِكَ عِلمَ اللَّوحِ وَالقَلَمِ

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے　　اور لوح وقلم آپ کے علموں میں سے ہیں

یَا نَفسُ لَا تَقنَطِی مِن زَلَّةٍ عَظُمَت　　اِنَّ الکَبَائِرَ فِی الغُفرَانِ کَاللَّمَمِ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے　　اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحمَةَ رَبِّی حِینَ یَقسِمُهَا　　تَاتِی عَلٰی حَسَبِ العِصیَانِ فِی القِسَمِ

امید ہے کہ جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوئی تو موافق　　گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ ۔۔۔ لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے پروردگار ! میری امید کو الٹا نہ کیجیو ۔۔۔ اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو برلائیو

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ ۔۔۔ صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ اس کو پیش ۔۔۔ آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ ۔۔۔ عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ ۔۔۔ کمال کثرت سے برسیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ ۔۔۔ أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقویٰ ۔۔۔ اور علم وکرم کے اہل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ ۔۔۔ وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے ۔۔۔ اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ عنہم

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا ۔۔۔ وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تک کہ بادِ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے ۔۔۔ اور اونٹوں کو طرب میں ڈالے حُدی کہنے والا نغموں سے

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا ۔۔۔ سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

پس مغفرت کر اس کے مصنف کی اور بخشش کر اسکے پڑھنے والے کی ۔۔۔ بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

تمت بالخیر

چہل حدیث

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْهًا عَالِمًا"

ترجمہ: جس نے میری امت کے لئے چالیس حدیثیں جن سے وہ نفع اٹھائیں محفوظ کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو فقیہہ اور عالم اٹھائے گا۔

کتب حدیث کی ایک قسم "اربعین" کہلاتی ہے جس میں کسی خاص موضوع یا خاص نوعیت کی چالیس احادیث جمع کر دی جاتی ہیں۔

"اربعین" (چہل حدیث) کے حفظ و تبلیغ پر آپ ﷺ نے مخصوص اجر و انعام کی خوشخبری دی ہے اس لئے امت کے نفع کے لئے علمائے کرام کا صدیوں سے "اربعین" لکھنے کا معمول رہا ہے کہ اپنے لئے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ہے۔

الحمدللہ ہمارے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے درود و سلام کے ۴۰ چالیس مع جمع کئے جو حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریاؒ اور حضرت اقدس مرشدی صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنیؒ نے بھی اپنی مختلف کتب میں تحریر کئے اور انفرادی طور پر بھی صلوٰۃ وسلام کی چہل حدیث کے نام سے اس کی خوب اشاعت ہوئی اور الحمدللہ تقریباً دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اس سے فیضیاب ہوئے اور قیامت تک انشاءاللہ ہوتے رہیں گے۔

حضرت اقدس صوفی اقبال صاحبؒ نے مختصر الحزب الاعظم میں صلوٰۃ وسلام کی چہل حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں جن کو بعینہ ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔

ف: جیسا عمل ویسی جزاء کے فائدہ کے موافق کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے پر اور اس کی آل واولاد پر بے شمار رحمتیں اور سلامتیاں نازل ہوتی ہیں لہٰذا یقیناً اس کے دارین کے مقاصد پورے ہوتے ہیں اور سعادتیں حاصل ہوتی ہیں کیونکہ درود پاک یقینی قبول ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی چہل حدیث شریف کے ورد کے درمیان اپنی ضروریات کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے تو ان شاءاللہ اس کی دعائیں بھی قبول ہوں گی۔

شیریں ترنکتہ: سلف صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہ **اللّٰھم** اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے قائم مقام ہے اور حمید مجید اللہ تعالیٰ کے دو ایسے مبارک نام ہیں جو تمام صفات جلالیہ و جمالیہ کے آئینہ دار ہیں، لہٰذا درود ابراہیمی کو پڑھتے وقت ان دونوں لفظوں کی معنویت کا خیال کرنے سے درود شریف کا کیف بہت بڑھ جاتا ہے۔

آیات قرآنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (۵۹ النمل)

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (۱۸۱ الصّٰفّٰت)

فہرست

حدیث ۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (طبرانی)

حدیث ۲

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا (مسند احمد)

حدیث ۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (ابن حبان)

حدیث ۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بیہقی)

حدیث ۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بخاری شریف)

حدیث ٦

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (مسلم شریف)

حدیث ٧

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابن ماجہ)

حدیث ٨

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (نسائی)

حدیث ٩

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداؤد)

حدیث ١٠

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

فہرست

حدیث ۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداود)

حدیث ۱۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مسلم شریف)

حدیث ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداود شریف)

حدیث ۱۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (مسلم شریف)

حدیث ۱۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

فہرست

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداؤد)

حدیث ۱۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ (طبری)

حدیث ۱۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (سعایہ)

فہرست

حدیث ۱۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ۱۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (صحاح ستہ)

حدیث ۱۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی ابن ماجہ)

حدیث ۲۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی)

حدیث ۲۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ
رِضًى وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً، وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ

فہرست

وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ أَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، وَصَلِّ
عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (القول البدیع)

حدیث ۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث ۲۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ (دار قطنی)

حدیث ۲۴

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابن ابی عاصم)

فہرست

حدیث ٣٥

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ (نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ٣٦

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (بخاری شریف، نسائی)

حدیث ٣٧

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (مسلم، نسائی)

حدیث ٣٨

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (نسائی)

حدیث ٣٩

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (نسائی شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (مؤطا)

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ (معجم طبرانی)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

فہرست

حدیث ۳۴

بِسْمِ اللّٰہِ، اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ شَہِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَہِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (موطا)

حدیث ۳۵

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ. اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ (موطا)

حدیث ۳۶

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ، اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ (موطا)

حدیث ۳۷

اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ (الطحاوی)

حدیث ۳۸

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ابوداؤد)

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (المستدرک للحاکم)

نعت

(یہ نعتیہ کلام علامہ سید سلیمان ندوی کا ہے جوانہوں نے روضۂ اطہر کے سامنے پڑھا تھا)

آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے
مکی مدنی ہاشمی مطلبی ہے

پاکیزہ تر از عرش وسماء جنت فردوس
آرام گہ پاک رسول عربی ہے

آہستہ قدم نیچی نگہ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے

اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ، جو محبوب نبی ہے

بجھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج
جو آگ میرے سینے میں مدت سے لگی ہے

قصیدہ بہاریہ نعتیہ (منتخب اشعار)

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بُلبل زار ... کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے ... کسی کو برگ، کسی کو گل اور کسی کو بار
خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں ... کف ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار

خدا کے طالبِ دیدار حضرت موسیٰ[1] ... تمہارا لیجے خدا آپ طالبِ[1] دیدار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج ... کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یوسفؑ کا ... وہ دلرُبائے زلیخا تو شاہد ستار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت ... نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار
سما سکے تِری خلوت میں کب نبی وملک ... خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اِک شب بھی ... قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاوٗ اُتار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے ... تو جس قدر ہے بھلا، میں بُرا اسی مقدار
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی ... مرے بھی عجیب شہِ دوسرا شرِ ابرار
عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے ... گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی اُمت کے جرم ایسے گراں ... کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار
ترے بھروسے پہ رکھتا ہے غرۂ طاعت ... گناہ قاسم برگشتہ بخت بداطوار
تمہارے حرف شفاعت پہ عفو ہے عاشق ... اگر گناہ کو ہے خوف غصۂ قہار
یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں ... کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف ... بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ ... قضاء مبرم و مشروط کی سُنیں نہ پکار
براہوں ، بدہوں، گنہ گار ہوں پہ تیرا ہوں ... ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نانہجار

[1] یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو خود سے درخواست خدا کو دیکھنے کی تھی مگر سید الانبیاء ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ نے معراج پر بلایا تھا۔

نعت

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

نقشِ جس قلب پہ نام شہِ ابرار نہیں
سکۂ قلب ہے وہ درخورِ بازار نہیں

تو ہے مجموعۂ خوبی و سراپائے جمال
کون سی تیری ادا دِل کی طلبگار نہیں

شک نہیں مطلع والشمس ہے بطحا کی زمین
کون سا ذرہ وہاں مطلع انوار نہیں

جان دے دے کے خریدار بنے ہیں انصار
عشق زار مدنی مصر کا بازار نہیں

صیدِ مژگان محمد ہیں غزالانِ حرم
اس لئے ناوکِ پیکاں کے سزا وار نہیں

قدم اے باد صبا حسن ادب سے رکھنا
بوئے گیسوئے نبی نافۂ تاتار نہیں

مجلس شاہ میں ہے نغمہ تسلیم ودرود
شور تسبیح نہیں شورش اذکار نہیں

نعت شریف

جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

سبز و شاداب گلستانِ تمنا ہووے
کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے

ہند میں گرم تپش یوں دل مضطر ہے مدام
دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے

مجھ کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب
زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے

جب کہیں قافلے والے کو مدینہ کو چلے
شوق میں پھر تو مرا اور ہی نقشا ہووے

ننگے پاؤں وہیں ہو جاؤں میں اٹھ کر ہمراہ
تن میں جامہ بھی مرے ہو کہ برہنا ہووے

یوں چلوں خاک اڑاتا ہوا صحرا صحرا
جیسے جنگل میں بگولا کوئی اڑتا ہووے

گرم جولان روش برق ہوں شاداں خنداں
پاؤں پر پاؤں مرا شوق میں پڑتا ہووے

کانٹے تلووں میں چبھیں برگ گل تر سمجھوں
خاک جو اڑ کے پڑے آنکھوں میں سرما ہووے

ایسی صورت سے در شاہ عرب پر پہنچوں
حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے

گرد آلودہ بدن خاک ملے چہرہ پر
اک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے

خار پاؤں میں چبھے بال ہوں سر کے بکھرے
فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے

باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز
خدمتِ شاہ میں جیسے کوئی بردا ہووے

یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدم بوسی کو
وصل کا آج اشارہ شۂ والا ہووے

مری بیتابی و مسکینی پر رحم آئے ضرور
خود درِ حجرہ والائے نبی وا ہووے

دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھ دوں اپنا
دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے

کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم
خاکِ پا آپ کی ان آنکھوں کا سرما ہووے

گوہر اشک نثار قدم پاک کروں
جز تہی دستی جو کچھ اور نہ تحفہ ہووے

اور جب روئے مبارک کی تجلی دیکھوں
جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

سن کے اس شوق کو کہتے ہیں ملائک بھی غریب
فضلِ حق سے تری حاصل یہ تمنا ہووے

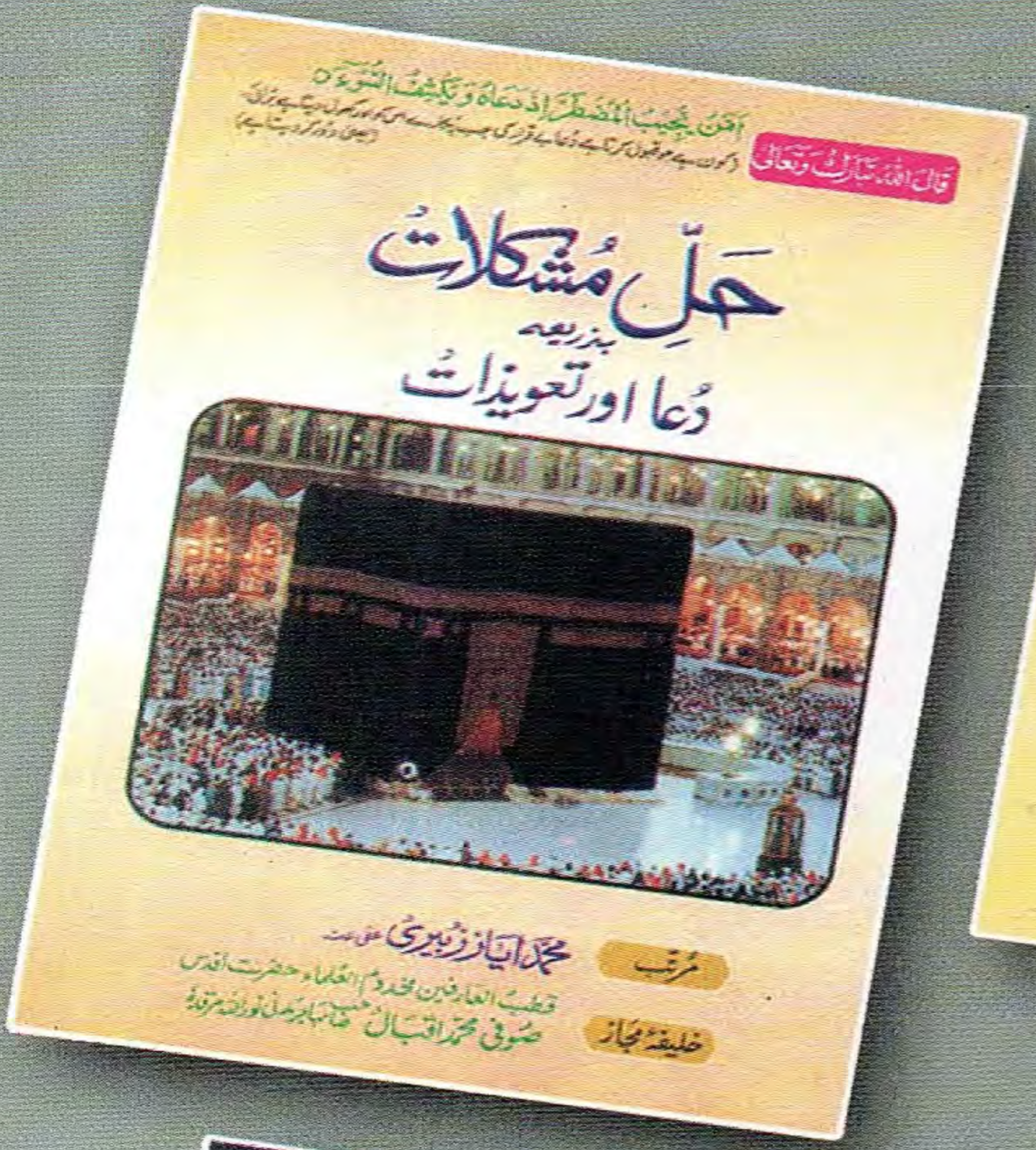

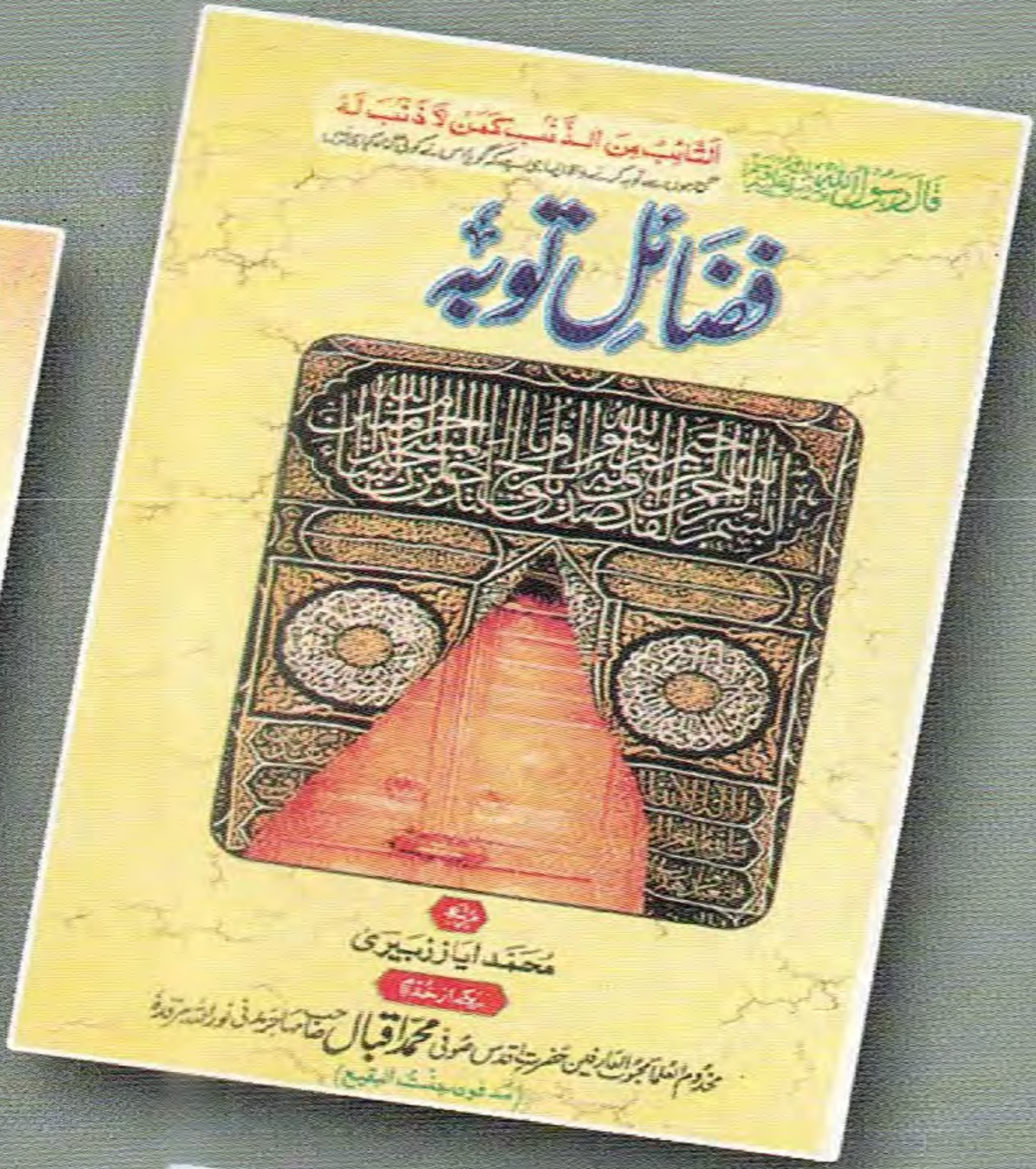

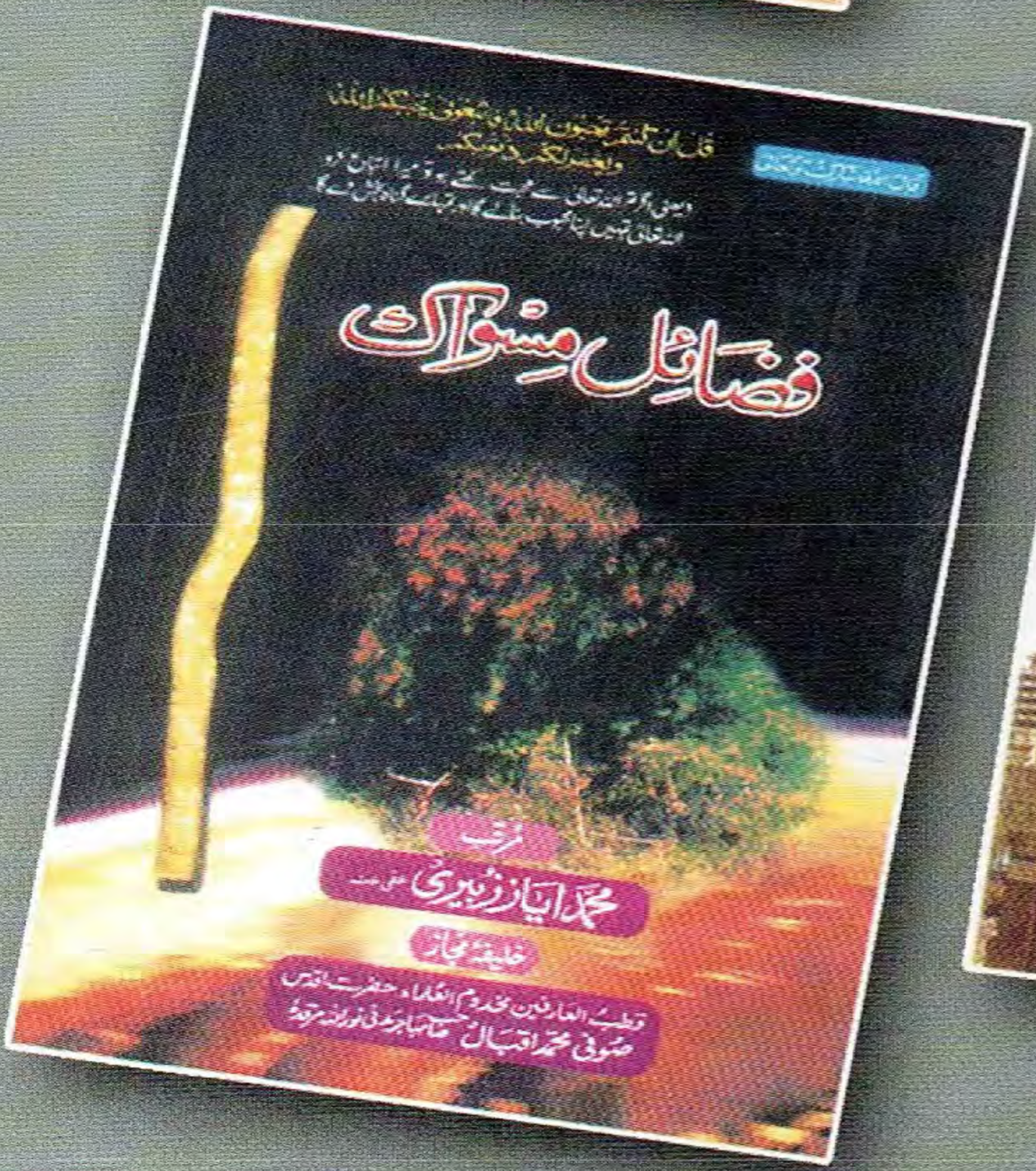

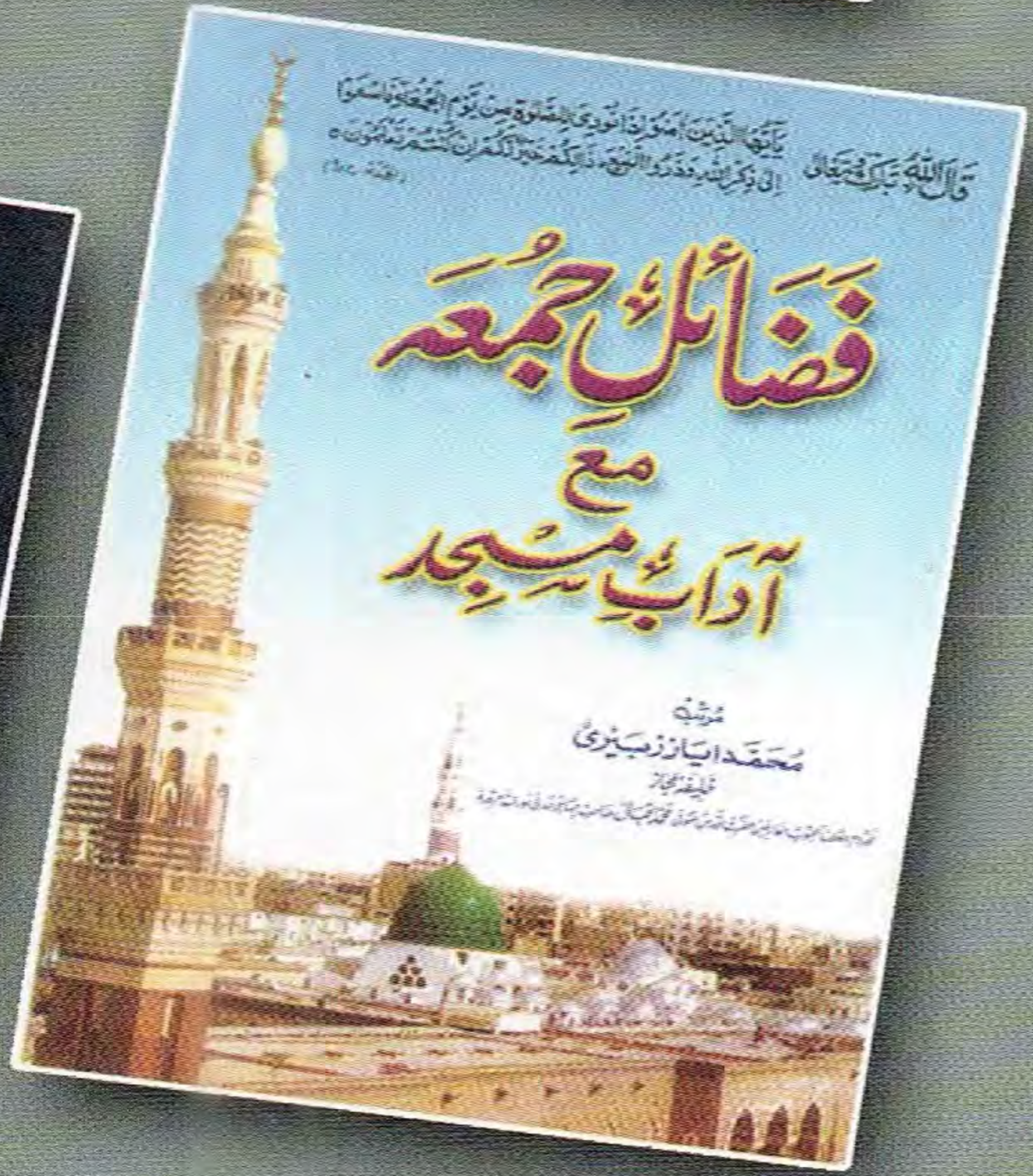

ناشر: **مکتبہ مدنیہ**

130، گراؤنڈ فلور، بھایانی شاپنگ سینٹر، بلاک M، نارتھ ناظم آباد، کراچی ۷۴۷۰۰

موبائل: 0333-3443442 فون: 021-36642491